سفینہ رحمت

صلوٰۃ وسلام

بحضور سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تقسیم کار:-

خواجہ مختار رسول

۳۰۹ ـ شادباغ، لاہور

ہدیہ:-

دعائے خیر بحق خواجہ فضل رسول و

بیگم خواجہ فضل رسول

13/91

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد رضا لائبریری

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی
النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۵

"القرآن"

تقسیم کار : خواجہ مختار رسول

۳۰۹۔ شاد باغ ، لاہور ۳۹

ہدیہ : دعائے خیر بحق خواجہ فضل رسول و
بیگم خواجہ فضل رسول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن رضا لائبریری
کتاب نمبر
صدر بازار، لاہور چھاؤنی

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں...

[library stamp]

اِظہارِ تشکّر

سب سے اول حمد باری تعالیٰ کہ اس نے اپنے رحم و کرم سے اس سیہ کار کو صراطِ مستقیم پر لا کر یہ ہمّت عطا فرمائی کہ یہ ہدیہ نفع امّت کے لیے پیش کر سکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی پر میں قربان، میرے ماں باپ قربان، کہ یہ سب کچھ خیر الانام، سرورِ کائنات سبز گنبد والے کے طفیل اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اس امتِ محمدّیہ کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔

چاروں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے دل میں متقّل رکھا اور نفع امّت کے لیے اس کا پرچار کیا۔ ان ارشادات مبارک کو اُمت کے سامنے پیش کیا کہ وہ بآسانی ذہن نشین ہو سکیں۔

ان اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ جنھوں نے مختلف انداز میں صلوٰۃ و سلام خود پیش کیے اور قائدین و عوام کو بمعہ فوائد و فضیلت مطلع فرمایا۔

ان عُلمائے دین جنھوں نے اپنے انداز میں درود پیش کیے بلکہ ان کو پیش

کر کے اور ان کے فوائد اور ان کی فضیلت سے عوام الناس کے دل میں جگہ بنالی۔

ان مصنفوں اور مؤلفوں کا جن کے مکتوبات سے استفادہ کیا اور جن کا فرداً فرداً اس کا موضوع کے ساتھ ذکر یا حوالہ ہے۔

حاجی رفیق صاحب کاتب نوشاد آرٹس مزنگ اڈہ جنھوں نے عربی کتابت فرمائی۔ مولوی فیض الحسن صاحب جنھوں نے عربی کی تصحیح فرمائی۔

برادران مشتاق احمد خان اور عشاق احمد خان جنھوں نے نہ صرف دست شفقت سے نوازا بلکہ دلجوئی فرمائی۔

میری رفیقہ حیات جن کو احادیث پر عبور حاصل ہے، انھوں نے وہ ماحول پیدا کیا کہ میں سکونِ قلب سے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکا۔

جناب سکندر لکھنوی صاحب جنھوں نے ایک خصوصی سلام لکھا۔

حاجی محمد یونس صاحب جنھوں نے اپنے خیالات سے نوازا

جناب محمد رفیع صاحب ولد مولوی محمد شفیع مرحوم جنھوں نے اس کتاب کا سرورق بنایا۔

جناب عماد الدین قادری صاحب سیکرٹری بجلی پینٹس جن کی مدد کا میں مشکور ہوں۔ اور اس کے ساتھ اطہر ضمیر کا بھی مشکور ہوں جس نے کاپیوں کی تکمیل میری مدد کی۔

ڈاکٹر احمد توفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ط اور لوگوں سے احسن طریقہ سے بات کرو"
(القرآن)

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول ؐ کا حکم مانو

اختر رضا لائبریری

پیش لفظ

اِس کتاب کی تالیف کا مقصد اشاعتِ دین ہے۔ مؤلف اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ اس نے کوئی کارہائے نمایاں انجام نہیں دیا ہے۔ اس موضوع پر ضخیم کتابیں موجود ہیں۔ ایک عام انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اتنا وسیع مطالعہ کر سکے اور ساتھ ہی ساتھ اس کو عربی پر عبور حاصل ہو۔ اسی بنا پر ایک خلاصہ صلوٰۃ سلام نفعِ امت کے لیے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور ہو سکتا ہے کہ اس کی بارانِ رحمت کی ایک بوند کا ایک چھینٹا اس گنہ گار کی قسمت میں ہو۔

یہ تو سب کو پتہ ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ ویسے قرآن مجید احکامِ ربانی سے بھرپور ہے لیکن صلوٰۃ وسلام کو ان احکامات میں فوقیت حاصل ہے جو کہ بہت فوائد و فضائل کا حامل ہے۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو ان کے قدموں کے طفیل اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے رحم و کرم سے عنایت فرمائی ہے۔ کسی اور امت کے نصیب میں ایسی نعمت میسر نہ ہوئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موضوع پر مطبوعات اور تصانیف کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ اس گنہ گار کی یہی کوشش رہی ہے کہ اندازِ بیان وہ ہو جو نفع

اُمّت ہو اور عوام الناس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس کتاب کے لکھنے میں کافی کتب کا مطالعہ کرنا پڑا اور احادیث سے بھی استفادہ کیا۔ جس جس کتاب سے مواد حاصل کیا ہے اس کا موضوع میں ذکر موجود ہے۔ اگر سہواً کوئی حوالہ چھوٹ گیا ہو تو معذرت خواہ ہوں اور اگر مجھ سے موضوع یا حوالہ پیش کرنے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ اپنے خاص فضل و کرم و حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس گنہگار کو بخش دے۔

اللہ بزرگ و برتر کا عظیم احسان ہے کہ مجھ جیسا سیہ کار تبلیغ دین کے لیے صلوٰۃ و سلام پیش کر رہا ہے تاکہ وسیلہ نجات و وسیلہ سیات ہو۔ جیسے جیسے میں قلم چلا رہا ہوں میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو رہی ہے۔ آنکھیں تر ہو رہی ہیں کہ مبادا کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ ہر باب کے شروع و اختتام پر سربسجود دُعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! مجھے صراطِ مستقیم عطا فرما۔ مجھے ہمت عطا فرما، کہ میں اس کام کو ختم کر سکوں اور اگر کوئی غلطی سرزد ہو تو معاف فرما۔

آئیے اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہ دُعا کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجّد کے وقت دُعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا

بَیْنَ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ

وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ

وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَ

نُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا۔

آخر میں یہ دُعا کریں کہ یا باری تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل اس گنہ گار اُمّت کو بخش دے۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت فرما، اور ہم سب کی مغفرت فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔

یہ سلام حضرت سکندر لکھنوی صاحب نے مرحمت فرمایا ہے۔ بصد شکریہ

سلام بدرگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کے رہنما، رحمت کبریا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
احمد مجتبےٰ خاتم الانبیاء، تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
اے قسیم ارم اے شفیعِ اُمم صاحبِ عرش و کرسی و لوح و قلم
اے امام حرم اے حبیب خدا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
حامئ بے کساں، راحتِ عاشقاں، مُونسِ مجرماں، ہمدم عاصیاں
رحمتِ ہر زماں، دافع ہر بلا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
زائر لامکاں، رونق دو جہاں رہبرِ کاملاں، ہادیٔ مُرسلاں
ہے وظیفہ میرا رب یہ صبح و شام تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
منزلِ عشق کے مقتدر راہبر، مسندِ حسن کے بے بدل تاجور
گلشنِ قدس کی رونقِ جانفزا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
چشمِ صدیقؓ میں آپؐ کی ہے ضیاء، قلبِ فاروقؓ میں ہو تمھیں جلوہ گر،
تم سے پائی ہے عثمانؓ نے شرم و حیا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
تم سے حیدرؓ نے سیکھا ہے جُود و کرم تم سے بوذرؓ نے پایا ہے فیضِ اُتم
تم نے روحِ بلال کو بخشی جلا، تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
میری جھولی کو بھر دو حبیب خدا از برائے حسینؓ و حسنؓ، فاطمہؓ
غوثِ اعظم کا صدقہ ہو مجھ کو عطا، تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
اب سکندر کو قدموں میں بُلوائیے، اک نگاہِ کرم اس پہ فرمائیے
تم کو مخلوق کہتی ہے مشکل کشا، تم پہ لاکھوں درو، لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ۔

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا کہ علم والے کون لوگ ہیں۔ انھوں نے جواب دیا علم والے وہ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم کو نکال کر پھینک دیتی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ دُنیا کا لالچ۔ (مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم۔ الفصل الثالث)

میں اس کتاب کو بصد عزّت واحترام حضرت پی ٹی۔ احمد صاحبؒ کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

٭

ان کی وجہ سے میری گناہ گار زندگی میں ایک انقلاب آیا۔ انھوں نے مجھے عبادت کے معنی سمجھائے۔ انھوں نے ہی اتباعِ رسولؐ کی اصلیت کو ظاہر کیا۔ انھوں ہی نے درود شریف کی فضیلت و فوائد پر روشنی ڈالی اور ان کی باقاعدہ ماہانہ مجالسِ میلاد نے بھرپور اثر چھوڑا۔

حضرت احمدؒ کی نوجوانوں پر شفقت اور باتوں ہی باتوں میں ان کے خیالات کا پانسا پلٹنا دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے ان کی مجالس نوجوانوں سے بھری ہوتی تھیں۔ ان کی وفات نے ایک بڑا خلا پیدا کر دیا مگر وہ صراطِ مستقیم کا جو ورثہ چھوڑ گئے ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو غریقِ رحمت فرمائے۔

آمین یا ربّ العٰلمین

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمھارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحبِ جلال و عظمت ہے باقی رہے گی۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

یارسول اللہؐ

میں آپ کو کس نام سے پکاروں

حضرت کعبؓ اجبار فرماتے ہیں کہ جنت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبدالکریم ہے اور اہلِ جہنّم کے نزدیک آپ کا نام عبدالجبار ہے۔ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں عبدالحمید کے نام سے مشہور ہیں سارے فرشتوں میں آپ کا نام عبدالمجید ہے۔ انبیائے کرامؑ میں آپ کا نام عبدالوہاب ہے اور شیاطین میں عبدالقہار ہے۔ جنّوں میں عبدالرحیم، پہاڑوں میں عبدالخالق، خشکی میں عبدالقادر، دریاؤں میں عبدالمہیمن اور جانوروں میں عبدالقدوس ہے۔

اور

مومنوں میں محمدؐ اور احمدؐ کے نام سے مشہور ہیں۔

فصلّی اللہ علیہ وسلّم قدر شمائلہ و اسمائہ

(نزہتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۔ القرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (النمل ۵۹)

درود کے لغوی معنی دعا اور سلام ہیں اور اصطلاحاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو دعا و سلام پڑھا جائے اس کو درود شریف کہتے ہیں۔ یہ دعا و سلام ان کی اُمت کی سوچ نہیں ہے بلکہ یہ احکام الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلالہ نے قرآن مجید میں کئی احکامات صادر فرمائے ہیں مگر الحمد للہ کسی اور ایسی آیت کا نزول نہیں ہوا جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان ہو کہ میں بھی یہ کرتا ہوں، میرے ملائکہ بھی یہ کرتے ہیں اور اے مومنو تم بھی یہ کرو۔ یہ صرف اور صرف ایک آیت ہے جو باری تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازل فرمائی ہے کہ میں بھی درود بھیجتا ہوں میرے ملائکہ بھی درود بھیجتے ہیں اور تم بھی درود بھیجو۔ یہی شان حبیبؐ الرحمٰن ہے اور یہی عالی مرتبہ ہے جو صرف اور صرف رحمۃ اللعالمین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

ترجمہ

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام

آیت مبارک لفظ اِن سے شروع ہوتی ہے اور لفظ اِن تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے اور صیغہ مضارع میں ہونے کی وجہ سے اس میں دائمی صفت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ عمل تا ابد قائم و دائم رہتا ہے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بیشتر جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی سے مخاطب کیا گیا ہے مگر دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کا نام استعمال ہوا ہے مثال کے طور پر حسبِ ذیل آیت، جس میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نبی کے ساتھ ہوا ہے۔

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ

اگر کسی جگہ نام موجود ہے تو اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ یہ حضور اکرمؐ کی غایت شرافت اور غایت عظمت کی وجہ سے ہے۔

قرآن مجید میں کسی جگہ پر انبیاءؑ اور بعض کو فرداً فرداً ربّ العزت نے سلام سے نوازا ہے مثال کے طور پر: سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ: مگر کسی اور پیغمبر کو صلوٰۃ کے لیے مختص نہیں فرمایا۔ اس کی سعادت صرف پیغمبرِ اسلام سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ باری تعالیٰ تمام انبیاء پر رحمتوں کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔ اس کی جملہ رحمتیں اور سلام حضورؐ کے وسیلہ سے ہی انبیاءؑ کو ملتی ہیں۔ یہ خصوصی سعادت نہ صرف شرف و فضیلت کی دلالت کرتی ہے بلکہ سرورِ کائناتؐ کے خاتم النبیین ہونے کی شہادت ہے۔

شاہ عبدالحق صاحبؒ محدث فرماتے ہیں کہ درود پڑھنے والو تم اس بات کو یاد رکھو کہ تم دریائے رحمت کے تیراک ہو جب تم اَللّٰهُمَّ کہتے ہو تو تم اپنے آپ کو نورِ توحید کے دریا میں پاتے ہو صرف اس لفظ کی تلاوت سے بندے

نے تمام اسمائے حسنیٰ کی فضیلت اور فضائل کو پالیا۔ اس لفظ کی تلاوت میں نورِ توحید، نورِ اسم ذات اور نورِ اسم صفات پنہاں ہے۔ یا یہ سمجھیے کہ اس لفظ کی تلاوت سے بندے کو ذاکر کا رتبہ ملا۔ جب صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی تلاوت کرتا ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ رسالت اور فضیلت سے فیض یاب ہوتا ہے اور جب وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تلاوت کرتا ہے تو تجھ کو حصولِ فضل و کرم و کرامت نصیب ہوتی ہے۔ سبحان اللہ، اللہ تبارک و تعالےٰ کی رحمتوں کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔

ابتداءِ دُنیا سے تا قیامت اگر کوئی کام ایسا ہو جو ربِ کائنات کا ہو، ملائکہ کا ہو اور مسلمانوں کا ہو تو وہ پیغمبرِ اسلام پر درود بھیجنا ہے۔ آخر اس کا مدعا کیا ہے۔ درودِ الٰہی سے مُراد اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا نزول ہے، ملائکہ کا درود دُعاءِ رحمت ہے اور بندے کا درود نبی اکرمؐ، ان کے اہلِ بیت اور ان کے اصحاب کی خیر مانگنا ہے تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتوں کی بارش ہو اور ہو سکتا ہے، کہ رحمتوں کے بُوند کا ایک چھینٹا بندے کی قسمت میں ہو۔ خلاصتہً درود باری تعالےٰ سے مانگنا ہے۔

رُوح البیان میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے درود بھیجنے کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا جو ایک مقامِ شفاعت ہے۔ ملائکہ کا درود حضورؐ کے مرتبہ کو بڑھانے کے لیے دُعا ہے اور ساتھ ساتھ حضورؐ کی اُمت کے لیے استغفار ہے، مومنوں کا درود حضورؐ کے ساتھ محبت، ان کی اتباع اور حضورؐ کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ تعریف و تحسین ہے۔

کلمہ مبارک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ افضل الذکر ہے کیونکہ اس کلمہ میں باری تعالےٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے نام ہیں مگر ہم اب درود کی طرف توجہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے التجا کی گئی ہے اور حضور اکرمؐ

کے لیے دعا مانگی گئی ہے یعنی ہم بذاتِ خود دونوں سے مخاطب ہیں۔ اللہ تعالے کی بارگاہ میں ہماری یہ دعا ہے کہ اے باری تعالے حضور اکرمؐ پر اور ان کی آل اولاد پر رحمتیں برسا اور سلامتی بھیج اور یہی الفاظ تو خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں فرمائے ہیں۔ ہمارا کام ان لحاظ سے اللہ تعالیٰ سے ہاں میں ہاں ملانا ہے۔ اسی وجہ سے اگر کلمہ مبارک افضل الذکر ہے تو درود شریف افضل الدعا ہے۔ اس دعا کے مانگنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش اور اس کا رسولؐ بھی راضی ہے۔ اس طرح اس چیز کا تجزیہ کرنا افضل الفلسفہ ہے۔

——— انسانی خصلت میں تنقید برائے تنقید کا بڑا عمل ہے اور زیادہ تر یہ تنقید جہالت پر مبنی ہوتی ہے۔ کچھ اصحاب گرامی کا یہ اعتراض ہے اور یہ زیادہ صیہونی فلسفہ اور ان کی کارستانیوں کا نتیجہ ہے کہ جب اللہ کا فرمان ہے کہ اے مومنو تم بھی درود بھیجو تو بندہ بجائے اس کے کہ وہ خود کرے اَللّٰھُمَّ کہہ کر وہ اللہ تعالیٰ پر ہی یہی فریضہ لوٹا دیتا ہے۔

یہ ایک اہم فریضہ ہے کہ اس اعتراض کا جواب دیا جائے تاکہ کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

۱ : اتباع رسول ہمارا فریضہ ہے حضورؐ نے خود بتایا کہ درود کس طرح پڑھا جائے۔ ملاحظہ ہو ایک حدیث :

حدیث نمبر ۱

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاھْدِ ھَالِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا

یارسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعبؓ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضورؐ سے سنا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ اسطرح درود پڑھا کرو۔ اللھم صل سے آخیر تک یعنی اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور انکی آل پر (اولاد پر) اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور انکی آل اولاد پر بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

۲۔ بندہ گنہگار ہوتا ہے اور اگر وہ از خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پیش کرے تو اس کے تحفے کا درجہ کمترین ہوگا بہ نسبت اس کے وہ باری تعالےٰ سے دعا کرے وہ حضورؐ پر خاص الخاص رحمتوں کا نزول کرے۔ اس کا درجہ یقیناً افضل ہوگا۔

۳۔ بندہ سراپا عیبوں اور گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اس کی کیا مجال ہو سکتی ہے کہ حضور اقدسؐ کی پاک اور بے عیب ہستی کی از خود ثنا کرے۔ اس لیے بندے پر لازم ہے کہ وہ دعا کرے "اے رب العالمین تو اپنے حبیبؐ کی پاک اور بے عیب ہستی پر صلوٰۃ بھیج۔ یہ گنہ گار بندہ اس سے قاصر ہے کہ وہ از خود درود بھیجے

۴۔ رحمت کا نزول باری تعالیٰ کا کام ہے ہم تو صرف دعا ہی کرسکتے ہیں اور التجا کرسکتے کہ تو ہی اپنے رسول کے مرتبہ کے مطابق صلوٰۃ بھیج۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کو حضورؐ کے مرتبہ کا پورا علم ہے وہی بندوں کی دُعا سُن کر ان کے عالی مرتبہ کے مطابق رحمت کا نزول فرماتا ہے۔

۶۔ حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسے کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔ اسی طرح بندے بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں یا اللہ تو ہی حضورؐ سے مرتبہ سے واقف ہے اور ہماری یہ دعا ہے کہ اُن کے مرتبہ کے لحاظ سے رحمتیں نازل فرما۔

۷۔ یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں تو بندے کے درود کی کیا ضرورت ہے؟ بندہ کے درود کا مقصد محبتِ رسولؐ اتباعِ رسولؐ اور عظمتِ رسولؐ کا اظہار ہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو ملائکہ کے درود کی کیا ضرورت ہے؟ وہ حضور اکرمؐ کے عالی مرتبت کے لیے دعا ہے۔ آیئے اس پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ذکرِ الٰہی کا حکم دیا ہے، باری تعالیٰ کو اس ذکر کی مُطلق ضرورت نہیں مگر جب انسان اپنے معبود غفور الرحیم کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بندے کے ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔

۸۔ جب بندہ اَللّٰھُمَّ کہتا ہے تو وہ نورِ توحید کے دریا میں اپنے آپ کو پاتا ہے۔ صرف اس لفظ کی تلاوت سے بندے نے تمام اسمائے حسنیٰ کی فضیلت اور فضائل کو پالیا۔ اسی لفظ کی تلاوت میں نورِ توحید، نورِ اسمِ ذات اور نورِ اسمِ صفات کا ذکر ہوتا ہے اور بندے کو ذاکر کا رتبہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ۔

۹۔ اللہ تعالیٰ اجل شانہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے نام کے بعد کلمہ مبارک میں شریک فرمایا ہے۔ آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ہے آپؐ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا ہے۔ (علامہ سخاوی)

۱۰۔ جب آیت مبارکہ کا نزول ہوا تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ صلوٰۃ کا طریقہ کار بتائیں۔ حضورؐ نے درودِ ابراہیمی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ بتایا جس کا ذکر حدیث نمبر ۱ میں موجود ہے۔ یہ طریق کار جو حضور اکرمؐ نے بتلایا لازماً اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب ہے یعنی بندہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے کہ وہ اپنی بیش بہا رحمتیں تا ابد اپنے نبیؐ پر نازل فرمائے۔ اسی موضوع پر اگلے ابواب میں تفصیلاً ذکر ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

حضرت جابرؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کیا ہے حضورؐ نے فرمایا مجھے سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ۔ صحابہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہؐ سوار کے پیالے سے کیا مُراد ہے۔ ارشاد فرمایا مسافر اپنی حاجت سے فارغ ہو کر برتن میں پانی ڈالتا ہے، اس کے بعد اس کو پینے کی یا وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے، مجھے اپنی دُعا کی ابتدا، وسط اور آخر میں یاد کرو۔ اسی عنوان پر علامہ سخاوی تحریر فرماتے ہیں کہ مسافر کے پیالے سے مُراد

یہ ہے کہ مسافر پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے مجھے دُعا کے آخر میں ہی نہ رکھا کرو۔ شرح احیا میں صاحب اتحاف نے بھی اسی پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

دُرُود

لور ہی لور ہے رحمت ہی رحمت ہے
خیر ہی خیر ہے دولت ہی دولت ہے
اور سب سے زیادہ
راحت ہی راحت ہے

معزز قارئین کرام سے التماس ہے کہ
اپنی دعاؤں میں
خواجہ فضل رسول و
بیگم خواجہ فضل رسول کو یاد رکھیں

باب ۲

فضائلِ درود

حضرت عبدالرحمن رضؓ بن عوف سے روایت ہے کہ چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا، تاکہ اُن کو کوئی ضرورت ہو تو اس کو پورا کیا جائے۔ ایک مرتبہ حضورؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے، وہ ان کے پیچھے پیچھے حاضر ہو گئے۔ حضور اکرمؐ نے وہاں جا کر نماز پڑھی۔ آپؐ کا سجدہ اتنا طویل تھا کہ انہیں اس بات کا اندیشہ ہو گیا کہ خدانخواستہ حضور اکرمؐ نے پردہ نہ فرما لیا ہو۔ اسی تصوّر میں وہ رونے لگے۔ نماز سے فارغ ہو کر حضورؐ نے دریافت فرمایا عبدالرحمن کیا بات ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ آپؐ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا مجھے اندیشہ ہو گیا کہ خدانخواستہ آپؐ کی رُوح نہ پرواز کر گئی ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے میری اُمّت کے لیے انعام عطا فرمایا ہے اور وہ طویل سجدہ شکرانہ تھا۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے۔

اس کے متعلق احادیث تو کافی ہیں صرف دو پر اکتفا کیا گیا ہے:

حدیث نمبر ۲

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ، اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (ابن حبان)

حدیث نمبر ۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ، اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد)

کذافی الترغیب میں اسی ضمن میں لکھا ہے کہ ایک دن نبی اکرمؐ کا چہرہ انور خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ صحابہ نے اس کی وجہ دریافت کی۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو ابھی حضرت جبرائیلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ فرماتے تھے کہ میری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس کی دس نیکیاں ییں ے

دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجہ بلندی مرحمت فرمائیں گے۔ ایک فرشتہ وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے فرشتہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت جبرائیلؑ نے مجھے مطلع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ تا قیامت مقرر فرما دیا ہے کہ جو اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا وہ اس کے لیے اَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ کی دعا کرے گا۔

حضور اقدسؐ کے ایک ارشاد کی حضرت ابن مسعودؓ نے روایت کی ہے:

حدیث نمبر ۴

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

(کذا فی الترغیب)

اسی موضوع پر کچھ اور روایات بھی ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں ایک روایت نقل فرمائی کہ حضورؐ نے فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں ہی سوال کیا جائے گا۔ ایک اور حدیث بہ روایت حضرت انسؓ ہے کہ قیامت کے دن اس کے ہولوں اور مقامات سے وہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہو۔

حضرت انسؓ سے یہ بھی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ میں ہو گا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو کیونکہ درود پڑھنا تمہارے لیے قیامت میں نور ہے۔ ایک اور روایت میں

ہے کہ جس مجلس میں درود بھیجا جائے وہاں سے ایک خوشبو آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہاں درود پڑھا جا رہا ہے۔ علامہ سخاوی قولِ بدیع میں ایک اور روایت کا ذکر کرتے ہیں: حضور صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی اللہ تعالے کے عرش کے سایہ میں ہوں گے:

۱۔ وہ شخص جو مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔

۲۔ جو میری سنّت زندہ کرے۔

۳۔ وہ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

کئی احادیث میں حضورؐ کا یہ قول نقل ہے کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں میری اُمّت کا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ رب العزّت کے کچھ فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جن کا کام یہی ہے کہ درود کو مجھ تک پہنچائیں۔

حدیث نمبر ۵

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ۔

ابن مسعود رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، کہ اللہ جل شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۶

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ (قول البدیع)

علامہ سخاویؒ نے قول البدیع میں کچھ اور متعلقہ احادیث بھی نقل فرمائی ہیں مگر یہاں ایک حدیث کا ذکر ضروری ہے۔ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ میں سے ایک فرشتے کو ساری مخلوق کی گفتگو سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ تا قیامت میری قبر پر متعین کر دیا گیا ہے جو میری امت کا درود مجھ تک پہنچائے گا۔

دلائل خیرات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کیا گیا ہے۔ کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا جس نے میرے اوپر تعظیماً درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے ایک ایسا فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک ہاتھ مغرب میں اور دوسرا مشرق، اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے میں ہوتے ہیں اور اس کی گردن عرش سے لگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اے فرشتہ تو درود بھیج اس بندے پر جس نے میرے نبیؐ پر تعظیماً درود بھیجا اور یہ عمل تا قیامت جاری رہتا ہے۔

حضرت انسؓ کی روایت سے ایک اور حدیث نقل کی گئی ہے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ مجھ پر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو درود بھیجے تو اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ایک فرشتہ مقرر ہے جو میری قبر تک یہ درود پہنچاتا ہے۔

مجالس ابرار میں ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پانچ فرشتے متعین ہیں۔ ایک سیدھی جانب جو نیکیوں کا اندراج کرتا ہے، دوسرا بائیں جانب جو بدیاں لکھتا ہے۔ ایک اور

آگے رہتا ہے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے چوتھا پیچھے رہتا ہے جو بلاؤں کو دُور رکھتا ہے۔ پانچواں پیشانی پر رہتا ہے جو درود شریف لکھتا ہے اور حضورؐ تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حدیث نمبر؎

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُہٗ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دُور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (رواہ البیہقی)

اس حدیث مبارک سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ زمین انبیائے کرامؑ کے جسموں کو کھانے سے قاصر ہے۔ اسی ضمن میں علامہ سیوطیؒ نے حیات انبیاء میں تحریر فرمایا کہ ربّ العزت نے قطعی طور پر زمین کیلئے حرام قرار دیا ہے کہ انبیائے کرامؑ کے جسموں کو کھائے۔ انھوں نے مندرجہ بالا حدیث کے حوالہ سے یہ نظریہ قائم کیا ہے:

حدیث نمبر ۸

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ
تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ

عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

حضرت ابوالدرداء رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اُوپر جُمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ انبیاءؑ کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت انسؓ کی حدیث الانبیاء احیا فی قبورھم یصلون (انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں) کو بنیاد بنا کر حضرت امام مسلمؒ اور حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تحقیقی مقالوں میں پر زور انداز میں تحریر کیا ہے کہ زمین میں یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ انبیاءؑ کے جسموں کو کھا سکے۔

جمعہ کے دن درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے حافظ ابنِ قیم نے بلوغ المسرات میں یہ لکھا ہے کہ جُمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور نبی اکرم ؐ کی ذات

اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔ جمعہ کے دن کو حضورؐ کی ذات سے جیسی خصوصیت ہے وہ اور کسی دن کو نصیب نہیں ہے۔

علامہ سخاوی نے حضرت اوس رضؓ کا ایک قول نقل کیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میری اُمت کے لیے جمعہ کا دن افضل ترین ہے۔ یہی دن تھا جس دن ولادت حضرت آدمؑ ہوئی اور یہی دن تھا جس دن ان کی وفات ہوئی۔ اس دن نفخہ (پہلا صور) اور اسی دن صعقہ (دوسرا صور) ہوگا۔ ابتدا اور اتمام دنیا اسی دن یعنی جمعۃ المبارک کو ہوئی اور ہوگی۔

حضرت ابو امامہؓ کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ ہر جمعہ کو میری اُمت کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے اور جو شخص مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن میرے قریب تر ہوگا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل کی جا رہی ہے کہ فرمایا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے اُوپر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ کا دن) کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے تمہارا درُود مجھے پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لیے دُعا اور استغفار کرتا ہوں۔ حضرت ابو مسعود رضؓ نے حضورؐ کا ایک قول نقل کیا ہے: حضورؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لیے کہ جمعہ کا درود مجھے فوراً پیش کیا جاتا ہے۔

کنز العمال میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمُعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہوگا اور اگر اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو انہی کفایت دی جائے گی۔

حضرت انس رض کی روایت ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجا تو اس کے ایک سال کے برابر گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعرات کے دن اللہ تعالےٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ کرتا ہے ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں جو حضورؐ پر جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات کو درود بھیجتے ہیں اس کو وہ لکھ لیتے ہیں۔

اسی ضمن میں حضرت ابوہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک روایت ہے:۔

حدیث نمبر ۹

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا ط

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درُود پڑھنا پُل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی مرتبہ مجھ پر درُود بھیجے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (ذکرہ السخاوی)

ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے غصّہ کو سوائے صدقہ کے کوئی چیز ٹھنڈا نہیں کرتی، لیکن اگر صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں حضرت ابوسعید الخدری رضؓ کی ایک روایت نقل کی جا رہی ہے:

حدیث نمبر ۱

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَہَاہُ الْجَنَّۃَ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے اللّٰھم صلّ سے اخیر تک اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر، پس یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جاتے۔ (البخاری)

حافظ ابن حبانؒ نے اسی رائے کا اظہار کیا ہے کہ صدقہ نہ ہونے کی صورت میں درود بھیجنا صدقہ کی جگہ لیتا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور پُرنورؐ پر درود بھیجنا۔ صدقہ کا فرض تو صرف اور صرف بندے پر عائد ہوتا ہے اور درود شریف نہ صرف بندے پر فرض ہے بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ بھی عمل کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! غریبوں کے لیے کیسا عمدہ انتظام ہے۔

الخدریؓ کی روایت کے آخر میں "مومن کا پیٹ نہیں بھرتا" آیا ہے۔ اس کا مطلب کچھ یوں ہوا کہ ایک مومن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے نہیں بھرتا۔ اس کی ہمیشہ جستجو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو مجھ پر درود بھیجے گا میں اس کا سفارشی ہوں گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ، میں سچا مومن کب بنوں گا۔ ارشاد ہوا جب تو اللہ رب العزت کو محبوب رکھے گا۔ دریافت کیا گیا کہ اللہ کو کیسے محبوب رکھوں؟ ارشاد ہوا جب تو اس کے رسول کو محبوب رکھے گا۔ پوچھا کہ رسول ؐ کو کیسے محبوب رکھوں۔ ارشاد ہوا جب تو ان کی سُنت پر عمل کرے، ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلے۔ اس میں ایمان نہیں جس میں میری محبت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ درود بھیجو اس کا عملی پہلو ہے۔

حضرت اُبی ابن کعبؓ کی ایک روایت ہے :

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍؓ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ

حضرت اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقاتِ دُعا میں کتنی

مقرر کروں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی کر دوں۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ (ترمذی)

اس ضمن میں کئی روایتیں ہیں جس میں مشکوٰۃ اور امام احمدؒ کی روایت جس کا علامہ سخاویؒ نے ذکر فرمایا ہے پیش پیش ہیں۔

زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھے درود بھیجے کتاب میں (یعنی لکھے) فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

علامہ شہاب خفاجی نے شرح شریف میں لکھا ہے اگر کوئی کثرت سے درود نہیں پڑھ سکتا تو اسے ۳۱۳ مرتبہ درود پڑھنا چاہیے یہی کثرت درود سمجھا جائے گا۔

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن اگر کسی مومن کی نیکیوں میں کمی ہو جائے تو سرور کائنات ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپ کون ہیں، آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپؐ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور جو درود شریف تو نے مجھ پر پڑھا

کرتا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو پورا کر دیا۔

فرمانِ رسول ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالےٰ درود بھیجتا ہے اس کے لیے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرند پرند شجر و حجر دعا کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ درود گناہوں سے پاک کرنے والا ہے، جیسے آگ کو ٹھنڈا پانی بجھا دیتا ہے اور حضورؐ پر سلام ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی ایسی دُعا نہیں ہے کہ اس میں اور اللہ کے بیچ میں پردہ نہ ہو۔ مگر جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس درود کی برکت سے وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دُعا درود کے ہمراہ بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت کو پہنچتی ہے اور اگر کوئی شخص دعا کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا تو اس کی دُعا لوٹ آتی ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جس پر کوئی مصیبت آئے یا کوئی حاجت ہو، اس کو چاہیے کہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے کیونکہ زیادہ درود رنج و غم کو دُور کرتا ہے اور رزق زیادہ کرتا ہے۔ اسی ضمن میں حضرت ابوسلیمان فرماتے ہیں کہ جو کوئی چاہے کہ اس کی حاجتیں پوری ہوں تو دعا میں زیادہ سے زیادہ درود شریف حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے۔ دُعا رحاجت مانگنے سے پہلے درود پڑھے اور آخر میں درود پڑھے۔ اللہ تعالےٰ درود کو فوراً قبول کرتا ہے اور جب اول و آخر میں درود ہو جس کو ربّ العزت قبول فرمائے گا تو بیچ کا حصہ یعنی حاجت کی دعا ضرور قبول ہو گی۔

———— حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ فضائل

حج اور جہاد بیان فرما رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا ایک جہاد کا ثواب ... حج کے برابر ہے جو لوگ بوجہ معذوری جہاد کرنے سے قاصر تھے بہت پریشان اور شکستہ دل ہوئے۔ حضورؐ نے ان کو تسلی دی، اور فرمایا کہ درود کا بھی ثواب جہاد کے برابر ہے بشرطیکہ وہ بندہ جہاد کرنے سے قاصر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں غفور رحیم رب العزت ان کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

شرح احیاء علوم دین میں روایت ہے کہ کثرت سے حضورؐ پر درود بھیجنا فاقہ افلاس اور غربت کو دور کرتا ہے۔ اس ضمن میں ایک اور حدیث ہے جو کوئی کثرت سے درود پڑھتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہوں گے۔

حضرت امام فخر الدینؒ رازی نے فرمایا ہے استغفار اور درود میں درود کو بہتر سمجھو۔ تم درود پڑھو اور استغفار کا کام حضورؐ پر چھوڑو۔ درود شریف تو فعلِ الٰہی ہے اس کے قبول نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ استغفار ایک درخواست ہے جس کے قبول ہونے یا نہ ہونے کا یقین نہیں۔ استغفار میں خلوص وغیرہ شامل ہیں اگر کوتاہی ہو تو اس کے قبول ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں۔ یہ بات بھی موجود ہے کہ حضورؐ پُرنور اپنی اُمت کے لیے ہمیشہ استغفار فرماتے ہیں۔

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے اوپر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو اس لیے کہ وہ موجب پاکی ہے (ابو العلی موصلی)۔ اس لیے درود انسان اور اس کی روح دونوں کو پاک کر دیتا ہے یعنی نسخہ پاکیزگی ہے اس لیے جب قبر میں سب سے پہلا سوال روح سے ہے اور اگر روح پاک ہو تو اللہ تعالےٰ کا رحم و کرم ہوتا ہے۔

احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جس کے دل میں محبت نہیں ایمان نہیں۔ محبت

پیدا کرنے کا اکسیر نسخہ درود شریف ہے درود شریف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

حدیث نمبر ۱۲

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔

فرمایا حضور رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا آدمی میرے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

جس وقت درود شریف پڑھیں تو پاکی بدن و دہن ضروری ہے۔ نہایت ادب و احترام سے اپنے آپ کو حضور پُر نور ؐ کے سامنے حاضر خدمت سمجھیں گویا کہ حضور بحالت حیات آپ کے سامنے موجود ہیں اور اُن کی زیارت کا شرف نصیب ہو رہا ہے اور آپ کا کلام وہ سُن رہے ہیں۔

قرآن مجید میں صاف طور سے لکھا ہے کہ منافقوں کی کوشش ہے کہ اللہ تعالےٰ کو وہ دھوکے میں رکھیں حالانکہ وہ خود دھوکا کھا رہے ہیں۔ نماز کے لیئے جو لوگ سُستی اور بددلی سے کھڑے ہوتے ہیں وہی حال ان کا درود شریف پڑھنے میں ہے۔

درود پڑھنے میں غلامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ضروری ہے۔ اگر اس سے کوئی منکر ہو تو درود شریف پڑھنا بیکاری کا مشغلہ ہے مدارج نبوۃ میں شیخ عبد الحق صاحب فرماتے ہیں:۔ درود استمداد اور توسل ہے اور جو استمداد اور توسل حضور ؐ سے انکار کرے تو اس کو درود پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں"۔

مختصر اً صلواۃ آنحضرت ؐ پر انوار اور برکات کا سرچشمہ ہے اور سعادت، خیر اور برکت کے سب دروازوں کی چابی ہے۔

عارف باللہ تاج الدین بن عطا اللہ اسکندری ؒ نے اپنی کتاب تاج العروس میں لکھا ہے کہ جو شخص موت کے قریب ہو اور ما فات کی تلافی کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اذکار جامع کا ذکر کرے۔

اسی طرح جس شخص نے نمازوں اور روزوں میں کوتاہی کی ہے اسے چاہیے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک بار صلوٰۃ بھیج دی تو اس کی تمام عمر کی عبادات سے برتر ہے اور وہ اپنی ربوبیت کے اعتبار سے بھیجتا ہے یہ اسی صورت میں ہے جبکہ ایک صلوٰۃ ہو تو اس کی کیا کیفیت ہو گی جب کہ وہ ایک کے بدلے دس صلوٰۃ بھیجے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ وہ کس قدر عمدہ زندگی ہو گی جبکہ وہ اسے اللہ کے ذکر یا رسول ؐ پر صلوٰۃ بھیجنے میں صرف کرے

دلائل الخیرات جو سب سے بہتر اور سب سے بڑا مجموعہ درود ہے اس کے مولف حضرت امام محمد بن سلیمان الجزولی ؒ ہیں اس کی تالیف کے کچھ عجیب اسباب ہیں حضرت امام محمد پر نماز کا وقت آگیا۔ وہ وضو کرنے کے لیے اٹھے۔ انھیں ایسی کوئی چیز نہ ملی جس سے وہ کنوئیں سے پانی نکالیں اسی اثنا میں انھوں نے ایک لڑکی کو اونچی جگہ کھڑے دیکھا۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے اپنا تعارف کرایا تو اس نے کہا آپ تو ایک باتعریف مشہور فرد ہیں۔ وہ یہی سوچ رہے تھے کہ کنوئیں سے پانی کیسے نکالوں، تو اس لڑکی نے اوپر سے کنوئیں میں تھوکا۔ کنوئیں کا پانی اُبل پڑا اور باہر بہنے لگا۔ امام مذکور نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں، بتاؤ تم نے یہ مرتبہ کیسے پایا۔ اس نے کہا، اس ذاتِ اقدس پر کثرت صلوٰۃ سے کہ اگر وہ چٹیل میدان میں چلے تو درندے آپ کے دامنِ فیض سے برکت حاصل کریں۔ اس واقعہ کا امام مذکور پر اتنا اثر ہوا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے لیے کتاب تالیف کرنے کی قسم کھائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ

اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

ترجمہ

اے محمدؐ! کہو میرے ربّ درگزر فرما اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے

باب ۳

درود شریف نہ پڑھنے کی وعید

زاد السعید میں حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود بھیجنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں یہ واضح ارشادات موجود ہیں کہ جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا اس پر دس لعنتوں کا نزول ہوگا۔ جو شخص درود نہیں پڑھتا وہ احکام الٰہی کی نافرمانی اور حضورؐ کی گستاخی کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص درود سے منکر ہو یا دکھاوے کے لیے درود پڑھتا ہے وہ گستاخی کا موجب ہوتا ہے۔

ولید بن مغیرہ اہلِ قریش کا ایک رکن تھا جو ہر وقت حضور اکرمؐ کی گستاخی کرتا اور آپؐ کو مجنون پکارتا۔ اللہ رب العزت نے اس کے لیے خاص طور پر دس لعنتیں نازل فرمائیں۔ جو حلاف (بہت قسمیں کھانے والا) مہین (بے وقعت) ہماز (طعنہ دینے والا) مشاء بنمیم (چغل خور) معتد (حد سے بڑھنے والا) مناع للخیر (اچھی باتوں سے روکنے والا) اثیم (گنہ گار) عُتل (درُشت خُو) زنیم (حرام زادہ) مکذّب الآیت (آیتوں کو جھٹلانے والا) ہیں۔ ولید بن مغیرہ نے جب یہ سنا تو وہ سیدھا اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا کہ ان دس کلمات میں سے نو تو میرے اوپر لاگو ہوتے ہیں لیکن زنیم کے متعلق تو تُو ہی مجھ کو بتلا سکتی ہے۔ مجھ سے سچ بول ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا۔ ماں نے اس بات کا اعتراف کر لیا کہ تُو ایک چرواہے کی اولاد ہے کیونکہ تیرا باپ نامرد تھا۔

یہ کلمات جن کا ذکر مولانا تھانوی ؒ نے کیا وہ سب کی سب سورۃ ن کی دس سے پندرہ آیات میں موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

"القرآن"

اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، گناہ کرنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو، اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہے۔ جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں (بیان القرآن)

حضرت کعبؓ بن عجرہ کی ایک حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جبرائیلؑ سے گفتگو ہوئی تھی حضرت جبرائیلؑ آپ کو پیغام دے رہے تھے، اور حضورؐ ان کے جواب میں آمین فرما رہے تھے۔ اسی طرح کئی احادیث موجود ہیں جن میں روایات مالکؓ بن جویرث، حضرت انسؓ، حضرت جابرؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسر خاص طور سے قابل ذکر ہیں:

حدیث نمبر ۱۳

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّا كُنَّا نَسْمَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ ۔

حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پہ قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین

جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انھوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ (بخاری)

حضرت جابرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بدبخت ہے۔ اسی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی یہ روایت موجود ہے:

حدیث نمبر ۱۲

عَنْ عَلِیٍّ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

اسی طرح کی روایتیں حضرت امام حسنؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ

سے منسوب ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔ حضرت عائشہ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کون ہے جو آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ حضورؐ نے فرمایا بخیل۔ حضرت عائشہ رضؓ نے دریافت فرمایا بخیل کون ؟ حضورؐ نے فرمایا جو میرا نام سُنے اور درود نہ بھیجے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کے ذکر اور درودِ نبیؐ کے بغیر اختتام پذیر ہوتی ہے تو ان کو حسرت رہے گی۔ حضرت ابوامامہؒ سے بھی اسی قسم کی روایت منسوب ہے۔ حضرت ابوسعید خذری رضؓ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور بغیر حمد و ثنا اور درود کے مجلس برخاست کردیں تو ان کو ہمیشہ حسرت رہے گی گو وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر ایک حسرت رہ جائے گی کہ انھوں نے مجلس بغیر حمد و ثنا اور درود شریف کے کیوں ختم کی۔

حضرت جابر رضؓ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے کہ جب کسی مجلس سے بغیر حمد و ثنا باری تعالیٰ اور حضور پر درود کے بغیر اٹھ کھڑے ہوں تو ایسا ہے جیسے کسی سڑے ہوئے جانور پر سے اٹھیں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے اسی موضوع پر حضرت ابوہریرہؓ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے:

حدیث نمبر ۱۵

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰی فِيْهِ

وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاِنْ

شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کردے یا عذاب دے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رض کا ایک قول پہلے باب میں نقل کیا گیا ہے کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ مجھے سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ یعنی پہلے حمد وثنا پھر درود اور پھر دعا پڑھو۔ اسی ضمن میں ایک اور حدیث کا حوالہ دیا جارہا ہے۔

حدیث نمبر ۱۶

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رض قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ

اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ فَاِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ

بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ

اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّهَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ۔

حضرت فضالہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللھم اغفرلی وارحمنی کے ساتھ دُعا کی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا او نمازی جلدی کر دی۔ جب تو نماز پڑھے تو اوّل تُو اللہ جل شانہ کی حمد کر، جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دُعا مانگ۔ حضرت فضالہ کہتے ہیں، پھر ایک اور صاحب آئے انھوں نے پہلے اللہ کی حمد کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا حضورؐ نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا اے نمازی اب دُعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت علی کرم وجہہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمھارا مجھ پر درود بھیجنا تمھاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے، تمھارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ حضرت عبداللہ بن بسیر سے یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں جب تک کہ اس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے حمد و ثنا ور درود سے نہ کی جائے ان دونوں کے بعد دعا کی جائے تو قبولیت ہوتی ہے۔

مختصراً اگر ان احادیث کو جمع کیا جائے تو درود نہ پڑھنے والے کے لیے ہلاکت کی بد دعا

ہے، شقاوت حاصل ہونے کی خبر ہے، جنّت کا راستہ بھولنے اور جہنم میں داخل ہونے کا مژدہ ہے۔ وہ شخص ظالم، بدبخت و بخیل ہے، اس کا دین سالم نہیں اور اس کو آخرت میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور مطہرہ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ ان مجالس میں بغیر حمد و ثنا اور درود کے ختم ہو جاتی ہیں ان کی وعیدوں کا ذکر تو ہو ہی چکا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَرَسُوۡلِكَ النَّبِیِّ بِعَدَدِ اَنۡفَاسِ الۡخَلَآئِقِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ خَلۡقِ اللّٰہِ۔

باب ۴

دعوۃ الصّلوٰۃ

موذّن کی ندا (اذان) وہ دل پذیر دعوت الصّلوۃ ہے جو بندہ کے جگر گوشوں میں سما جاتی ہے اور دل میں عبادت معبود، اتباعِ سنّت اور محبتِ رسولؐ کا ہیجان پیدا کرتی ہے۔ بندہ سب کام چھوڑ کر اس ندا پر دھیان دیتا ہے اور اس کے بعد ہی پنجگانہ کے ایک رکن مصروف ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نام گرامی اور درجہ اکبری سے شروع ہوتی ہے۔ پھر وہ الفاظ جو کلمہ شہادت کا حصّہ ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں پھر اس کے بعد صلاح اور فلاح کی دعوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے درجہ اکبری کو دہرایا گیا ہے اور آخر میں یہ عہد کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ نماز فجر کی اذان میں حضرت بلالؓ کے ان الفاظ کا اضافہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمائے یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یہ الفاظ جب کسی سوتے ہوئے بندے کے کانوں پر پڑتے ہیں تو ہلچل مچا دیتے ہیں اور اس کو اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں کہ وہ عبادت کی تیاری کرے۔

اذان اللہ کی طرف، اللہ کے لیے، اللہ کے گھر یعنی مسجد جانے کا بلاوا ہے، تاکہ بندہ باجماعت اللہ ربُّ العزّت کی یاد میں محو ہو جائے۔ اگر کسی وجہ سے وہ مسجد نہ جا سکے تو اپنے گھر کے کسی گوشہ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے۔ یہ وہ پکار ہے جو دل میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے محبوبؐ کی محبت پیدا کرتی ہے اور بندہ اپنی صلاح

اور فلاح کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سربسجود ہو جاتا ہے۔

اذان کے بعد حضورؐ نے دعا کی تلقین فرمائی۔ دعائیں تو کافی ہیں یہاں صرف دو پیش کی جا رہی ہیں جو اس موضوع کتاب کو آئینہ دار بنا دیتی ہیں۔ پہلی دعا ترتیب شریف سے ماخوذ ہے:

دعا نمبر ۱

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنَّا رِضًی لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ

دعا نمبر ۲

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

اسی ضمن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی ایک روایت نقل کی جا رہی ہے:

حدیث نمبر ۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِؓ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ

لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سُنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو۔ اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ، اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ، سے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اُتر پڑے گی۔ (مسلم)

دُعاء ۲ : اور حدیث بالا میں لفظ وسیلہ استعمال ہُوا ہے۔ حضرت ابو ھریرہ رض کا قول نقل کیا جا رہا ہے کہ حضور اکرم ص نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لیے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی صحابی رض نے دریافت فرمایا، حضور ص وسیلہ کے کیا معنی ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا وسیلہ جنت کا وہ اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک شخص کی قسمت میں ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم سے وہ مجھے ہی ملے گا۔ اسی واسطے حضور ص نے تلقین فرمائی ہے کہ ان کے لیے وسیلہ کی بھی دعا کی جائے۔

اذان کی دونوں دعاؤں میں ایک مختلف درود موجود ہے۔

آداب مسجد کے متعلق بھی یہاں کچھ بیان کرنا مناسب ہوگا۔ متعدد حدیثیں موجود ہیں۔ ایک حدیث جو حضرت فضالہ رض کی ہے جس کا پچھلے باب میں ذکر آچکا ہے۔ دوسری حدیث یہاں پیش کی جا رہی ہے۔

حدیث نمبر ۱۸

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ - اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی رزق) کے دروازے کھول دے۔

(ابن حبان)

اس بات کو سوچیے کہ دعوۃ الصلوٰۃ سے ہی اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا اور ان کے محبوبؐ پر درود و سلام شروع ہو جاتا ہے کیا یہ اسی آیت المبارک کی نورانی شعاعوں کا فیض نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ؑ

ترجمہ - ہم نے تجھ کو دی کوثر - سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر - بیشک جو بیری ہے تیرا، وہی رہا پیچھا کٹا۔ (القرآن)

باب ۵

صلوٰۃ الصلوٰۃ

جب آیت مبارکہ کا نزول ہوا تو ایک صحابی حضرت بشیرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ، باری تعالیٰ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ سلام کا تو ہمیں علم ہے السلام علیک یا نبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صلوٰۃ کا طریقہ ہمیں ارشاد فرمائیں حضورؐ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حاضرین تمنا کرنے لگے کہ وہ صحابی سوال ہی نہ کرتا۔ تھوڑے توقف کے بعد حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھا کرو۔

درود نمبر ۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

احادیث میں اور بھی درود لکھے گئے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود قدرے توقف سے ارشاد فرمایا تھا اور جس کو درود ابراہیمی کہتے ہیں وہ مندرجہ بالا پیش کیا گیا ہے۔ اسی کے متعلق ایک اور روایت ہے کہ جب حضورؐ نے سوال کے جواب میں ذرا توقف فرمایا تو اسی وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوئی۔ اس سے اس کی اہمیت اتنی بڑھ گئی کہ یہ درود نماز کا حصہ بن گیا۔

نماز کے لیئے یہ درود کا انتخاب بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی موضوع پر حضرت تھانویؒ نے زاد السعید میں لکھا ہے "اول یہ کہ دین اسلام اور حضرت ابراہیمؑ کی شریعت میں بڑی مطابقت ہے، نہ صرف اصول میں ہی بلکہ بہت سے فروغ میں بھی"۔

دوسرے یہ کہ شب معراج میں حضرت ابراہیمؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ اپنی امت کو ہمارا اسلام کہیئے گا۔ اسی لیے یہ درود نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی رائج ہے۔ تیسری وجہ حضرت ابراہیمؑ کی وہ دعا ہے جو انھوں نے حضورؐ کے مبعوث کیے جانے کی بارگاہِ رب العزت میں کی۔

اس درود میں سلام نہیں ہے کیونکہ اَلتَّحِیَّاتُ میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پڑھا جا چکا ہے درود ابراہیمی صلواۃ ہے اور دونوں سے درود شریف کی تکمیل ہوتی ہے۔ اسی موضوع کو جاری رکھتے ہوئے حضرت احمد عبد الصمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ ہی وہ نبی ہیں جن کو آگ میں پھینکا گیا اور باری تعالیٰ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہوگئی اور سلامتی والی بن گئی کیا ہر مومن کی یہ تمنا نہیں ہوتی کہ اس کے لیے ہر آگ خواہ نارِ جہنم ہو یا نار دوری و مہجوری ٹھنڈی ہو جائے؟ اور اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے اسے اپنا دوست اپنا ولی بنائے یا اس کو بخش دے۔ یہ درود نارِ دوزخ سے نجات اور اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی پانے کا بڑا وسیلہ ہے۔ اسی لیے بعض لوگ درود ابراہیمی کے بعد یہ دعا پڑھتے ہیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ

حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ "

چاہے مندرجہ بالا دعا ختم نماز سے پہلے پڑھیں یا بعد میں یا زبان سے نہ کہیں لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سلام و سلامتی کی دعا پر نماز ختم کرنے کی تعلیم فرمائی ہے یعنی نماز اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پر ہی اختتام پذیر ہوتی ہے۔ نماز کے بعد سلام یعنی دعا دائیں بائیں دونوں جانب کے لوگوں کے لیے عظیم دعا ہے جو لذت سے بھرپور ہے اور نارِ جہنم سے خلاصی کا ایک وسیلہ ہے یہ سب کچھ ہماری توجہ حضرت ابراہیمؑ کی طرف مبذول کرتی ہے جن کی زندگی انعامات الٰہی سے بھرپور ہے جس کا خصوصی پہلو نار کا گلزار میں تبدیل ہونا ہے۔

ارشادِ حضورؐ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۱۹ حروف ہیں جو دوزخ کے ۱۹ فرشتوں کے لیے ڈھال ہیں۔ درودِ ابراہیمی کے دو حصے ہیں اور ہر حصہ میں ۱۹۔ الفاظ ہیں۔ ممکن ہے یہی ۱۹ الفاظ نارِ جہنم سے دائمی نجات کا وسیلہ ہو اور داخلہ جنّت کی چابی ہو۔ ۱۹ کے موضوع پر اگر مزید مطالعہ مطلوب ہو تو راقم الحروف کی تفسیر بسم اللہ الرحمٰن اور راشد خلیفہ کی تحقیق کا ترجمہ معجزہ محمدیؐ کا لافانی تسلسل پڑھیں۔)

اس بات پر بھی غور کریں کہ نماز جو حمد و ثنا کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوئی اور جب کلمہ شہادت پر ختم ہونے آئی تو باری تعالیٰ نے صلوٰۃ الصلوٰۃ کا تحفہ عطا فرمایا تاکہ اس نماز کی قبولیت کی راہ ہموار ہو۔ یہ خاص رحمت شبِ معراج میں تحفہً حضورؐ کو اور ان کے وسیلے سے ان کی امت کو عطا ہوئی۔ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ یہ سب کچھ اس آیت مبارک کی نورانی شعاعوں کا فیض ہے۔

درود ابراہیمی کے الفاظ میں اختلافات پائے جاتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ روایات میں اختلافات ہوں۔ اس جگہ یہ پتہ چلتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے
واجب نہ بن جائے۔ حضور سرورِ کائنات ؐ نے اس سوال کے جواب میں کہ درود
کس طرح پڑھا جائے اسی درودِ ابراہیمی کی معمولی ردّو بدل کے ساتھ تعلیم فرمائی تاکہ
حضورؐ کی پیشوا مذاہب حضرت ابراہیمؑ سے ان کی خصوصی نسبت واضح ہو جائے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درودِ ابراہیمی جو تھوڑے ردو بدل کے ساتھ
صحابہ کرامؓ کو تعلیم فرمایا وہ پیشِ خدمت ہے۔

درود نمبر ۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

درود نمبر ۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

درود نمبر ۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ملاحظہ ہو درود نمبر ۳ اور ۴ میں محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے لیے دعائے رحمت اس طرح کی گئی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ پر نازل فرمائی۔

درود نمبر ۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اسی طرح درود نمبر ۵ میں محمدؐ اور آل محمدؐ کے لیے دعائے رحمت اس طرح کی گئی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے آلِ ابراہیمؑ پر نازل فرمائی۔

درود نمبر ۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھٰتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

درود نمبر ۷

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

احادیث میں جن درودوں کا ذکر ہے ان میں سے بیشتر وہ ہیں جن میں حضرت ابراہیم ؑ کی یاد بین تازہ کی گئی ہیں۔

باب ۶

احادیث مُبارکہ سے چُنیدہ چُنیدہ درُود

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے روایت ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا اور حضورؐ کو سلام کیا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا اور اس کی بات سُنی۔ وہ پھر رخصت ہو گیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو ساری زمین والوں کے برابر بلندی دی جاتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے پوچھا وہ کیسے؟ تو

ارشاد فرمایا یہ محمدؐ پر ایسا درود پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کے درجہ کے برابر ہے اور وہ درود یہ ہے:

درود نمبر ۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ ط

درود ۹ : حدیث ۱۹

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

حضرت ابوہریرہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے اللھم صل علی محمد الخ سے اخیر تک ترجمہ، اے

اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بیشک آپ ہی سزاوار حمد میں بزرگ ہیں۔

علامہ سخاوی ؒ نے حضرت ابو مسعودؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کے اقوال کو نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو اس کو درود میں اہل بیت کو بھی شامل کر لینا چاہیے۔

علامہ سخاوی ؒ نے حضرت ابو مسعودؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ نقل کیا ہے کہ اگر کوئی چاہے اس کا درود بڑے پیمانہ پر ناپا جائے تو یہ درود پڑھے:

درود نمبر ۱۰

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(قول بدیع)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کی ہی روایت ہے ایک اور درود شامل کیا جا رہا ہے جو مندرجہ بالا درود سے ذرا سا مختلف ہے۔

درود نمبر ۱۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ روایات میں قدرے اختلاف ہوتا ہے اگر روایات میں اختلاف نہ ہو تو روایت ہی نہیں ہوتی مندرجہ بالا درود میں ذرا اختلاف کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا درود پیش کیا جا رہا ہے۔

درود نمبر ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

حضرت ابو ہریرہ رض کا یہ ایک قول نقل کیا جا رہا ہے جس کے متعلق ایک روایت حضرت انس رض کی بھی ہے۔ اگر کوئی شخص عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اسّی مرتبہ مندرجہ ذیل درود پڑھے تو اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

درود نمبر ۱۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

حضرت رویفع بن ثابت الانصاری رض سے روایت ہے: درود ۱۴ حدیث ۲۰

عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔

حضرت رویفع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

ملا قاری کا ارشاد ہے مقعد مقرب کا مطلب مقام محمود ہے اسی وجہ سے روایت میں یوم القیامۃ کا ذکر ہے۔ بعض روایات میں المقرب عندک فی الجنۃ ہے یعنی وہ ٹھکانا جو جنت میں مقرب ہو۔ اس سے مراد وہ وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ ہو۔ بلگرامی صاحب لکھتے ہیں کہ علماء نے مقعد مقرب سے وسیلہ مقام محمود اور حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش پر تشریف فرما ہونا مراد لیا ہے اور یہی وہ مقام ہے جس پر فائز نبی اللہ کے حبیب ہم جیسے گنہ گاروں کے لیے دعا فرمائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے: درود ۱۵ حدیث ۲۱

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ۔

حضرت ابن عباسؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص یہ دعا کرے: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ترجمہ۔ اللہ جل شانہٗ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے

کے وہ مستحق ہیں، تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (الطبرانی)

نزہتہ المجالس میں طبرانی کی روایت سے حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کیا گیا ہے جو مندرجہ بالا حدیث کے ضمن میں ہے۔ درود نمبر ۱۶

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۝

جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھے گا وہ اس کے ثواب لکھنے والوں کو ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ یعنی وہ ہزار دن تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ حضرت ابن عباس کی حدیث ۲۱ میں وہ الفاظ "جس بدلے کے وہ مستحق ہیں" کے معنی یہ ہوں گے جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایانِ شان ہو وہ عطا کر۔ اللہ رب العزت کی شان کی مناسبت خاص طور سے حبیب حبیب اللہ کے لیے ہو لازماً بے انتہا ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کیا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ درود بھیجو تو خوبصورت اور اچھا کر کے بھیجو۔ تم درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو، اس لیے کہ وہ پیش کیا جائے گا۔ اس طرح درود پڑھو۔ اس درود کو درود واحد بھی کہتے ہیں۔ درود نمبر ۱۷

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ

الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ درود بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے: درود ۱۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ه

علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت جویریہؓ بنت الحارث سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں آقائے نامدار پر افضل ترین درود پڑھوں گا تو یہ "درودِ افضل" پڑھے: درود نمبر ۱۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ

ایک روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس درود العارفین ہو اور وہ نہ سکھلائے اپنے مسلمان بھائیوں کو، پس وہ مجھ سے دُور ہے اور میں اس سے دور ہوں۔ اسی ضمن میں حضرت عمر بن خطابؓ کا ارشاد ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو کبھی نہیں دیکھا کہ اس دُرُود شریف کو آپ نے ترک کیا ہو۔ حضرت عثمان ابن عفانؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں قرآن حکیم یاد نہیں کر سکتا تھا۔ پس رسول اکرمؐ نے مجھ کو یہ درود شریف سکھلایا پھر اس کی برکت سے اللہ تعالٰے نے مجھ کو قرآن مجید کا حفظ عطا کیا۔ درود نمبر ۲۰

درود العارفین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ ذَاكِرًا رَحِيْبًا وَمُذَكِّرًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ اَحْمَدًا وَّمُحَمَّدًا وَّسَيِّدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ صَابِرًا وَّنَبِيًّا وَّرَاقِبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ غَالِبًا وَّرَحِيْمًا وَّحَلِيْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ عَاقِبًا وَّكَرِيْمًا وَّحَكِيْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ عَدْلًا وَّجَوَادًا

وَمُزَمِّلًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ
سَمَّيْتَهٗ قَاسِمًا وَّمَهْدِيًّا وَّهَادِيًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ شَكُوْرًا وَّ
حَرِيْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مَنْ سَمَّيْتَهٗ قَآئِمًا وَّحَفِيًّا وَّعَبْدَ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ
شَاهِدًا وَّبَصِيْرًا وَّمَهْدِيًّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ بَاهِيًا وَّنُوْرًا وَّ
مَكِّيًّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ
شَاكِرًا وَّوَلِيًّا وَّنَذِيْرًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ طَاهِرًا وَّصَفِيًّا وَّ
مُخْتَارًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ
بُرْهَانًا وَّصَحِيْحًا وَّشَرِيْفًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مَنْ سَمَّيْتَهٗ مُسْلِمًا رَّءُوْفًا رَّحِيْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهٗ مُؤْمِنًا وَّحَلِيْمًا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَهٗ
قَیِّمًا وَّ مَحْمُوْدًا وَّ حَامِدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَهٗ مِصْبَاحًا وَّ اٰمِرًا
وَّ نَاهِیًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ
اَجْمَعِیْنَ ہ

حضرت ابو سعید خدری رض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی نقل کرتے ہیں کہ حضور ص نے فرمایا جس کے پاس صدقہ دینے کی استطاعت نہ ہو وہ یہ درود پڑھے۔

درود نمبر ۲۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

سید احمد البودی رض اپنے معمولات سے یہ درود بیان فرماتے ہیں جس کو عام طور پر درود الاقطاب کہا جاتا ہے۔

درود نمبر ۲۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ

وَتِرْيَاقِ الْأَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ اللَّيْسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهٖ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهٖ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ ؕ

حضرت ابو المفارب رحؒ فرماتے ہیں مندرجہ ذیل درود جس کو عام طور سے درود الفاتح کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی چالیس دن پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے جتنے گناہ ہیں معاف فرما دیتے ہیں حضرت محمد بکریؒ فرماتے ہیں کہ صدق دل سے اس درود کا زندگی میں ایک بار بھی پڑھنا آخرت میں دوزخ کی آگ سے نجات دلا سکتا ہے۔

درود نمبر ۲۳

درُود الفاتح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ ؕ

باب ۷

بزرگانِ دین کے چند درود

بزرگانِ دین کے چند درود جو ان کی خاص کیفیت محبتؐ کے آئینہ دار اور عشقِ رسولؐ اور معرفتِ حق کے مخزن ہیں وہ بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔ مشائخ کرام صوفیائے عظامؒ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنیوالے غلامان نے مصطفےؐ کی شان میں جو درود باری تعالےٰ کے حضور میں والہانہ محبت اور عقیدت سے پیش کیے ہیں وہ اَن گنت ہیں اور ان سب کا شمول یہاں ممکن نہیں۔ جو درود شامل کیے گئے ہیں وہ ہیں کہ آپؐ نے جب اپنی امّتؐ کی کسی جماعت کو مشکل میں پایا تو ان کو کوئی درود بطور دُعا خواب میں تعلیم فرمایا۔ جو موجب نجات بنا۔ چند وہ ہیں جو مشائخ کی قلب کی آواز ہیں اور جن کو حضورؐ نے پسند فرمایا۔ چند وہ ہیں جن کے پڑھنے والوں کو حضورؐ نے اپنی زیارت سے نوازا، اور چند درود وہ ہیں جن کا کسی خاص موقع پر پڑھنا باعث فلاح و بہبود اور خیر و برکت ہے۔

بایں ہمہ ان میں سے چند درود شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ سے نقل کیا جا رہا ہے کہ جو شخص حضورؐ کے حوض کوثر سے بھرپور پیالہ نوشی کرنے کا آرزومند ہو، یہ درود پڑھے: درود نمبر ۲۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَظْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ

وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵

امام بیہقی رح نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ انھوں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ امام شافعی رح نے جو درود تحریر کیا اس کا ان کو کیا بدلہ ملا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا کہ وہ حساب کے لیے نہیں روکے جائینگے۔

درود نمبر ۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ط

امام شافعی رح کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی۔ انھوں نے اس کا راز درود خمسہ (پانچ درود) بتایا جو جمعہ کی رات کو پڑھا کرتے تھے۔ (زادِ راہ)

درود ۲۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ؕ

درود تنجینا ایک مشہور درود ہے۔ یہ درود ایک بزرگ کو اس وقت عطا ہُوا جب ان کا جہاز طوفان میں پھنس گیا تھا۔ لوگوں نے شور و غل مچانا شروع کر دیا مگر ان بزرگوار کو غنودگی طاری ہوگئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمام مُسافروں سے کہو ہزار بار یہ درود تنجینا پڑھیں۔ تین سو مرتبہ ہی اس کا ورد ہُوا تھا کہ ہواؤں کا رُخ بدل گیا اور مسافروں کو خلاصی مل گئی (ترتیب شریف منہاج الحسنات ماخوذ از ابن ناکہانی حجر میسر) میں مکرمی عماد الدین قادری صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بعد از تحقیق اور تفتیش یہ تعین کیا ہے کہ درود تنجینا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رح کا مرتب کردہ ہے۔ درود ۲۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

روایت ہے ایک صاحب نے عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلانؒ، جو زہد و تقویٰ کے لیے مشہور تھے، خواب میں دیکھا۔ ان صاحب نے شیخ صاحب سے اپنے مرض کی تکلیف بیان کی حضرت شیخ رح نے یہ درود پڑھنے کے لیے فرمایا۔ درود ۲۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ٥

حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہؒ کے والد بزرگوار نے انھیں ایک درود پڑھنے کو فرمایا تھا۔ شاہ صاحب کو ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ انھوں نے یہ درود حضورؐ کی خدمت میں پڑھا جس کو حضورؐ نے پسند فرمایا۔

درود نمبر ۲۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ

حضرت غوث پاک عبد القادر جیلانیؒ اپنے وظائف کا اختتام اس درود سے فرماتے تھے (مطالع المسرت)۔ یہ درود عام طور پر درود غوثیہ کے نام سے مشہور ہے۔ مگر اس درود کو درود جیلانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ (فضائل البرکات درود)

درود نمبر ۳۰

[library stamp]

درودِ غوثیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمدنِ السّابقِ للخلقِ
نورہٗ ورحمۃ للعٰلمین ظہورہٗ عدد من
مضٰی من خلقک ومن بقی ومن سعد منھم
ومن شقی صلوٰۃ تستغرق العدّ و
تحیط بہٖ الحدّ صلوٰۃ لا نہایۃ
لہا ولا منتہٰی ولا القضاءَ صلوٰۃ
دائمۃ بدوامک وعلٰی اٰلہٖ
وصحبہٖ وسلّم تسلیما مثل
ذالک

حضرت یوسف بنہانی رح اور سید ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی الشریف الحسینی نے اس درود کے فوائد بیان فرمائے ہیں۔ آخر الذکر نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جس شخص نے یہ درود ایک مرتبہ پڑھا تو اس نے کتاب دلائل الخیرات کو ختم کیا۔ (درود شریف)

درود نمبر ۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلِّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا

مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ
وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ؕ

صلوٰۃ الانعام جو عرب کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے اس کے متعلق حضرت سید احمد انصاری فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف دین و دنیا کی نعمتوں کا دروازہ ہے اور اظہار فرمایا ہے کہ عشا کے بعد اس کو پڑھنا چاہیے۔ (فضائل و برکات درود)

درود نمبر ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ ۔

ایک روایت ہے کہ حضرت امام شافعی رح نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ ان سے ان کے حالات دریافت کیے۔ انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا ہے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے بتایا کہ میں درود اعلیٰ پڑھا کرتا تھا۔ (صلوٰۃ ناصری)

درود نمبر ۳۳

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ

الٰہی حضرت محمدؐ پر درود بھیج جو ان کے لائق ہے۔

مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص یہ درود پڑھے تو ستر فرشتے

ایک ہزار روز تک اس اعمال نامہ میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

درود نمبر ۳۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ لَہٗ۔

حضرت حسن بصری رح نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان یہ تمنا رکھتا ہو کہ اللہ کا قرب حاصل ہو تو درود کوثر پڑھا کرے۔ درود نمبر ۳۵

درودِ کوثریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

حضرت شیخ عبداللہ بن نعمان رح نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ حضورؐ میں کون سا درود پڑھوں جو آپ کو پسند ہو۔

حضور اکرمؐ نے یہ پڑھنے کے لیے فرمایا: درود ۳۶

اس درود کو درود حضوری کہا جاتا ہے۔ (فضائل و برکات درود)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ مُلِأَتْ

قَلْبُهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنُهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَأَصْبَحَ

فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تفسیر رُوح البیان میں یہ لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل درود بابرکت رحمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ شہنشاہ محمود غزنوی رح اس کو برابر پڑھتے تھے اس ایک درود کا ثواب دس ہزار درود کے برابر ہے۔ درود نمبر ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ

وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقَلَّ

الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا

التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا

حضرت محمد بن عباس رضؓ سے یہ روایت ہے کہ وہ ۶۳ برس حضرت حسین رضؓ کی قبر کے پاس رہا اور ہر جمعرات کو قبر میں سے اس درود شریف کی آواز آتی۔ یہ بھی ایک روایت ہے جو بالا سناد نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جس شخص نے ۱۲ مرتبہ یہ درود پڑھا اس کی مراد پوری ہوگی۔ اس کے فضائل تو بہت بیان کیے گئے ہیں لیکن مختصراً خیر و برکت فلاح وبہبود دینی اور دنیوی کا حامل ہے اس درود کو درود فاضل کہتے ہیں۔

درود نمبر ۳۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُجَاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَائِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّالِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّائِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّالِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

الْاَكْرَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْذِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَشِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سَيِّدِ الطَّيِّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ

نِ النَّبِيِّ الزَّكِيِّ النَّقِيِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاكِعِيْنَ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

السَّاجِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَائِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاعِدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ
الْمُتَّقِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّادِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ
الشَّاکِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سَیِّدِ الْحَافِظِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الذَّاکِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَاقِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ

الْمُحْسِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَدَنِيِّ الْعَرَبِيِّ
الْمُكَرَّمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَقَامِ
الْمَحْمُوْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الْاٰخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ
الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ

الْأَرْضِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِيْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آ

لِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اَجْمَعِيْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو الفضل قومانیؒ سے روایت ہے: ایک شخص نے لکھا ہے، کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ مدینہ منورہ میں تھا تو اس کو حضورؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زیرک قومانی کو میرا سلام کہنا۔ اس شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ ان کو یہ کس بات کا اعزاز مل رہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ مجھ پر سو یا اس سے زیادہ مرتبہ روزانہ یہ درود پڑھتا ہے۔ درود نمبر ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آ

اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ ط

فرمائی ؒ نے فرمایا کہ اس شخص نے قسم کھائی، وہ مجھے تو کجا میرے نام سے بھی اس سے پہلے واقف نہ تھا۔ انھوں نے اس شخص کو کچھ گیہوں کی پیش کش کی۔ اس نے اس پیش کش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نہیں پہنچا۔ اس کے بعد وہ شخص کبھی نہیں دکھائی دیا۔ (درود شریف)

حضرت معروف کرخیؒ نے درُودُ العابدین کی بہت خاصیتیں بیان کی ہیں۔ فرمایا کہ جب سفینہ بھنور میں پھنس جائے تو ہر کام آسان کرنے کے لیے یہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔ (دلائل الخیرات)

درود نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْاَءَ الدُّنْیَا وَمِلْاَ الْاٰخِرَۃِ وَمُحَمَّدًا وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَۃِ ۵

فضائل و برکات درود میں حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ جو شخص درود مقدس پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے گا باری تعالےٰ اس کو ہر آفت اور بلا سے محفوظ رکھے گا۔ بیماریوں سے پناہ دے گا۔ وسعت زندگی اور رزق عطا کرے گا۔

یَا اِلٰھِی بِحُرْمَتِ اَقْوَالِ مُحَمَّدٍ وَّ اَفْعَالِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یَا اِلٰھِی بِحُرْمَتِ بَدَنِ مُحَمَّدٍ وَّ بُرَاقِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یَا اِلٰھِی بِحُرْمَتِ تَوَلُّدِ مُحَمَّدٍ وَّ تَعَبُّدِ مُحَمَّدٍ وَّ تَھَجُّدِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یَا اِلٰھِی بِحُرْمَتِ ثَنَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ ثَوَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یَا اِلٰھِی بِحُرْمَتِ جَلَالِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یَا اِلٰھِی بِحُرْمَتِ حُسْنِ مُحَمَّدٍ وَّ حَسَنَاتِ

مُحَمَّدٍ وَّحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ وَّحِلْيَةِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ وَّدِیَانَةِ مُحَمَّدٍ

وَّدَوْلَةِ مُحَمَّدٍ وَّدَرَجَاتِ مُحَمَّدٍ وَّدُعَاءِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ وَّذِکْرِ مُحَمَّدٍ

وَذَوْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ رُوْحِ مُحَمَّدٍ وَّرَأْسِ

مُحَمَّدٍ وَّرِزْقِ مُحَمَّدٍ وَّرَفِیْقِ مُحَمَّدٍ

وَّرِضَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ زُهْدِ مُحَمَّدٍ وَّزَهَادَةِ مُحَمَّدٍ

وَّزِیْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا الٰہی بحُرمتِ سِیادۃِ مُحمّدٍ وّسعادۃِ

مُحمّدٍ وّسُنّۃِ مُحمّدٍ وّسرِ مُحمّدٍ وّ

سلامِ مُحمّدٍ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ شرعِ مُحمّدٍ وّشرفِ

مُحمّدٍ وّشوقِ مُحمّدٍ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ صِدقِ مُحمّدٍ وّشوقِ

مُحمّدٍ وّصلوٰۃِ مُحمّدٍ وّصفاءِ مُحمّدٍ

وّصبرِ مُحمّدٍ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ ضِیاءِ مُحمّدٍ وّضمیرِ مُحمّدٍ

صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ طلعۃِ مُحمّدٍ وّطہارۃِ

وّطہرِ مُحمّدٍ وّطریقِ مُحمّدٍ وّطوافِ

مُحمّدٍ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمؐ

یاالٰہی بحرمتِ ظاہرِ محمدٍ وظہرِ محمدٍ

وظلِ محمدٍ وظہورِ محمدٍ ظفرِ محمدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم

یاالٰہی بحرمتِ عشقِ محمدٍ وعرفانِ محمدٍ

وعلمِ محمدٍ وغیرتِ محمدٍ وغنیمۃِ

محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

یاالٰہی بحرمتِ عزبتِ محمدٍ وغارِ محمدٍ وغیرتِ

محمدٍ وغلیمۃِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

یاالٰہی بحرمتِ قدرِ محمدٍ وقناعتِ محمدٍ و

قوۃِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

یاالٰہی بحرمتِ فقرِ محمدٍ وفراقِ محمدٍ وفضلِ

محمدٍ وفضیلۃِ محمدٍ صلی اللہ

علیہ وسلم

یاالٰہی بحرمتِ کلامِ محمدٍ وکشفِ محمدٍ و

بِکتابۃِ مُحمّدٍ صلی اللہُ علیہِ وسلمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ لَیلِ مُحمّدٍ وَّ لِقاءِ مُحمّدٍ
وَّ لیاقتِ مُحمّدٍ وَّ مُجاھداتِ مُحمّدٍ وَّ
مُشاھداتِ مُحمّدٍ وَّ مُلاحظۃِ مُحمّدٍ
وَّ سماحۃِ مُحمّدٍ صلی اللہُ علیہِ وسلمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ نَصیرِ مُحمّدٍ وَّ نقیرِ مُحمّدٍ
صلی اللہُ علیہِ وسلمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ وفاءِ مُحمّدٍ وَّ وجُودِ مُحمّدٍ
وَّ ودیعۃِ مُحمّدٍ صلی اللہُ علیہِ وسلمؐ

یا الٰہی بحُرمتِ ھمۃِ مُحمّدٍ وَّ ھدایۃِ
مُحمّدٍ وَّ ھدیّۃِ مُحمّدٍ صلی اللہُ
علیہِ وسلمؐ

یَا اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

بِعَدَدِ مَا هُوَ الْمَکْتُوْبُ فِی اللَّوْحِ

وَالْقَلَمِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ وَّسَاعَةٍ

وَّنَفَسٍ وَّلَمْحَةٍ اَلْفِ اَلْفِ مِئَةَ اَلْفِ

مَرَّةٍ اِلٰی یَوْمِ الْعِلْمِ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

چند مشہور درود

ایک مشہور روایت ہے بادشاہ محمود غزنوی کا معمول تھا کہ روزانہ وہ سوا لاکھ بار دورد کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔ اس مصروفیت کی وجہ سے ملک کے نظم و نسق کے لیے وقت تھوڑا ملتا تھا۔ روایت یہ ہے کہ ایک رات آپ کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود اس درود شریف کو ہر روز بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھ کر لاکھ درود کا ثواب حاصل کرو اور اس کی برکت سے میری محبت میں کامل ہوگا۔ سلطان محمود نے بہ مطابق ہدایت وارشاد درود پڑھا اور اس مژدہ کی خبر ہر شخص کو دی اسی وجہ سے اس کو درود لکھی کہتے ہیں:

درود نمبر ۴۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَۃِ اللہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللہِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰہِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
کَلِمٰتِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
کَرَمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

رَمْلِ الْقِفَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

مَا خُلِقَ فِی الْبِحَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ الَّیْلُ وَاَشْرَقَ

عَلَیْهِ النَّھَارُ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
كُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ
تَعَالٰی مَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ
الْخَلَائِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ

وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَهْلِ

طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

وَیَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا

اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

درُودِ تاج ایک عام اور مشہور درود ہے جو ہر کتاب درود اور ہر کتاب وظائف میں موجود ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کی بارش فرما۔ درود تاج کی ابتدا کس نے کی اس کے متعلق باوجود کافی مطالعہ کے کوئی روایت ایسی نہیں ملی جو قابلِ ذکر ہو۔ بہرحال اس درود شریف میں بڑے خوبصورت الفاظ کا استعمال

ہوا ہے اور برکات وفضائل کا حامل ہے۔

میں عماد الدین قادری صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بعد از تحقیق و تفتیش یہ تعین کیا ہے کہ یہ حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ کا مرتب کردہ ہے۔

درود نمبر ۳۴

درودِ تاج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالۡمِعۡرَاجِ وَ الۡبُرَاقِ وَالۡعَلَمِؕ
دَافِعِ الۡبَلَآءِ وَالۡوَبَآءِ وَ الۡقَحۡطِ وَالۡمَرَضِ
وَالۡاَلَمِؕ اِسۡمُہٗ مَکۡتُوۡبٌ مَّرۡفُوۡعٌ
مَّشۡفُوۡعٌ مَّنۡقُوۡشٌ فِی اللَّوۡحِ وَالۡقَلَمِؕ
سَیِّدِ الۡعَرَبِ وَالۡعَجَمِؕ جِسۡمُہٗ مُقَدَّسٌ
مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الۡبَیۡتِ وَالۡحَرَمِ

شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ
الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی
مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ
الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط
وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ
وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ
وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ
قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ
مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ط
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ
رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ

مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ

سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ

الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ

رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ

نُوْرِ اللّٰهِ يَاۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ

بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود اکبر سب سے بڑا درود ہے۔ بزرگانِ سلف نے اس کے بہت فضائل بیان کیے ہیں۔ باری تعالیٰ اس کے پڑھنے والے پر رحم وکرم کرتا ہے۔ درود اکبر کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ تو الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دُوسرا حصّہ صلوٰۃ کا ہے۔ درودِ اکبر

دُرُودِ اکبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَكِّيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قُرَشِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَدَنِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَضْرَۃَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْکَوْثَرِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الشَّفَاعَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ النِّعْمَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ الْمَدَنِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْحَرَمِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْعَرَبِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْحِجَازِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ التِّھَامِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْھَاشِمِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الزَّکِیِّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْاُمِّیِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُصْلِحِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّادِقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّابِرِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشَّاهِدِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَشْهُوْدِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَابِطِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْتَجِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفْلِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُجِيْبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزَّاهِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّائِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاكِفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاطِفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَاكِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاكِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصْلِحِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَارِئِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاعِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَزْھَدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُوْقِنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُنَاجِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَانِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحَافِظِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْجَائِعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْحَامِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْشِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّاظِرِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُبَارِکِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَحِّدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَنْصُوْرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاصِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الظَّافِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَارِثِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُظَفَّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَرْزُوْقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاغِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشْفِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّآئِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّوَّابِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنِيبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسَاكِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَافِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَافِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَائِزِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَامِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَائِذِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاجِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّاهِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّابِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاضِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاكِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطَهَّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطِيْعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَرْحُوْمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَغْفُوْرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّالِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَطْلُوْبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّوَّامِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَوَّامِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّابِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحِبِّيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَوْرُوْدِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَقْبُوْلِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُشْتَاقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَاشِقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَعْشُوْقِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَارِفِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَاعِظِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَذْکُوْرِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُلْهَمِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُعَظَّمِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَلِّغِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنَادِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَدِّبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفَسِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَلِّمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَاذِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَجْوَدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَبِّدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَمِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَرَّبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفَرِّحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَرَّبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَقَابِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسَبِّحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَدِّسِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَتِّلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَقِّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُدَقِّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الدَّاعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّائِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزَّاكِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَامِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّابِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسْبُوْقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَعْصُوْمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَحْفُوْظِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّافِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشَفَّعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَظِّمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَلَّفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَطْهَرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَفَّقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَافِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبْتُوْلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَحْزُوْنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسْرُوْرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْزِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَبَتِّلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰمِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَاضِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَكِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَجِّلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَاخِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَمِّلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَسِّمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاسِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقِيْمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسَافِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُهَاجِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطَهِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْغَافِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَرْهِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّابِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَالِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَانِتِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْفِقِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاضِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّءُوْفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَفِّفِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُذْنِبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْفِيِّيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَادِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَرْفَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَشِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْذِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَدَبِّرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْشِيِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُخْلِصِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الذَّاكِرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَاضِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَاشِعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاجِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَمِّلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَالِصِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَرِّعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَطْهَرِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَكْرَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْجَبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَشْجَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَفْضَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْوَرِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَعْرُوفِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّالِکِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُعَاھِدِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْھَادِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَھْدِیِّیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُمَکَّنِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفَآئِقِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْفَاتِحِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الْاَرْضِ اِذَا

بُدِّلَتْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الصُّدُوْرِ اِذَا

حُصِّلَتْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعَ الْحَسَنَاتِ

اِذَا اُظْهِرَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ

السَّيِّاٰتِ اِذَا اُبْدِلَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ

السَّمٰوٰتِ اِذَا اُنْزِلَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ

الْحَاجَاتِ اِذَا قُضِيَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ

الْجَنَّةِ اِذَا اُزْلِفَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعَ النُّفُوْسِ

اِذَا زُوِّجَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْاَمِيْنِ

عَلٰى وَحْيِكَ صَلٰوةً لَّا حَدَّ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ

لَّكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَضْعَافَ مَا صَلّٰى

عَلَيْهِ جَمِيْعُ الْمُصَلِّيْنَ مِنَ السَّابِقِيْنَ وَ

الْمُؤَخِّرِيْنَ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اَلْفَ

اَلْفِ اَلْفِ اَلْفِ وَّصَلِّ كَذَالِكَ عَلٰى اَجْمِيْعِ

الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ صَلٰوةُ

اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ

خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ

الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْفَادِهٖ

اَجْمَعِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ

اِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَمُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وَّالْمَلٰئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَالْكِرَامِ
الْكَاتِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
وَسَلِّمْ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ
وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ
تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا
بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ
اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي
الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَسَلِّمْ

تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِحَقِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُكْرِمَنِیْ بِرُؤْيَةِ
مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ فِی الْمَنَامِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِاُسْتَاذِیْ وَلِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتُجِيْرَنِیْ
مِنْ عَذَابِكَ وَتُوْجِبَ لِیْ رِضْوَانَكَ وَسَلِّمْ
تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

ایک مشہور درود، درود ہزارہ ہے۔ علمائے دین نے اس کے بہت فضائل بیان کیے ہیں۔ مگر روایتاً اس کی ابتدا کا پتہ نہیں۔ درود نمبر ۴۵

دُرُودِ ہزارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ

اَلْفَ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

درود قرآنی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کو پڑھنے سے رحمت ربی کا بادل چھا جاتا ہے اور باران رحمت نصیب ہوتی ہے۔ (فضائل و برکات درود) درود نمبر ۴۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ

حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ

حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا ۝

درود ناریہ کو اگر صدق دل سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف میں بڑی طاقت رکھی ہے۔ فضائل و برکات درود میں لکھا ہے: "یہ درود ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور خاص الخاص اولیاء کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا۔ اس میں بے شمار خاص فوائد ہیں جن کو لکھا جائے تو دنیا کی سیاہی اور کاغذ ختم ہو جائیں۔" یہ ملال و رنج میں تیر بہدف کا کام کرتا ہے۔ (فضائل و برکات درود) درود نمبر ۷۹

دُرُودِ نَارِیَہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا

عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ تَنْحَلُّ بِهِ

الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ

وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى

الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ

لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ ط

درود دوامی پڑھنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا کہ دلائل الخیرات کے پڑھنے کے لیے۔ (درود شریف) درود نمبر ۸۰

درودِ دوامی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

درود قلبی کے متعلق یہ روایت ہے کہ باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے قلب کو منوّر کرتا ہے خاص طور سے جب یہ دعا کا حصّہ ہو۔ اس کے پڑھنے سے انشاء اللّٰہ تعالیٰ دعا قبول ہو گی۔ (فضائل و برکات درود) درود نمبر ۹۴

درودِ قلبی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ مُرْشِدِنَا وَ رَاحَتِ

قُلُوْبِنَا وَ طَبِیْبِ ظَاھِرِنَا بَاطِنِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ

اَھلِ بَیتِہٖ وَاَولِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَ

اَھلِ طَاعَتِكَ اَجمَعِینَ اِلیٰ یَومِ الدِّینِ

درود شریف میں لکھا ہے: "اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدقہ امتِ محمدیہ کے لیے یہ درود اس دُنیا میں ظاہر کیا۔ اس درود کے پڑھنے سے انشاء اللہ دل میں نور پیدا ہوگا۔ وہ نور جس سے اسرارِ الٰہی کھلتے ہیں" اس درود کو درود نُور کہتے ہیں۔ (درود شریف) درود نمبر ۵۰

دَرُودِ نُورٌ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الاَنوَارِ وَ

سِرِّ الاَسرَارِ وَسَیِّدِ الاَبرَارِ

درود العاشقین عاشقوں کا معراج ہے ان کا تاج اور درجات بلند کرنے والا آلہ، اس درود کو پڑھنے والا عاشقِ رسول ہے۔ درود ۵۱

دَرُودُ العَاشِقِینَ ہے

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَحبُوبِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

الْهَاشِمِيِّ الْقُرَشِيِّ الزَّكِيِّ الْمَدَنِيِّ الْعَرَبِيِّ وَ

عَلٰی اٰلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَحْمَدَ مُجْتَبٰی مُحَمَّدْ

مُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ

اَحْبَابِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَ

اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ ط

درُود اوّل کو اللہ تعالیٰ نے سب سے مُقرّب بنایا ہے۔ اس درود شریف کو پڑھنے والا انشاء اللہ محرومی سے نجات پائے گا۔ اس کو کثرت سے پڑھا جائے تو انشاء اللہ ہر بُرائی سے نجات مل جائے گی۔ آدمی کو پرہیزگار اور عبادت گزار بنانے میں مدد ملتی ہے۔ روایت ہے کہ اس کے پڑھنے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے صف اول میں جگہ پائیں گے۔ (درود شریف درود نمبر ۵۲)

درُودِ اوّل یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ اَنْبِیَائِكَ وَاَكْرَمِ اَصْفِیَائِكَ

مَنْ فَاضَتْ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعُ الْاَنْوَارِ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ

وَصَاحِبِ الْمَقَامِ۔

چھوٹے سے درود جو بہت مشہور اور عام ہیں۔ (زادِ راہ) درود نمبر ۵۳، ۵۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ایک مختصر درود شریف جو بڑی فضیلت کا حامل ہے جس کے متعلق ایک بزرگ نے فرمایا کہ بندہ رحمت میں ڈھک جاتا ہے :-

درود نمبر ۵۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلٰوةً

دَائِمَةً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

بچوں کے لیے ایک مختصر درود جس میں کوئی نقطہ نہیں۔

اس درود کے الفاظ کی تعداد کلمہ طیبہ کے الفاظ کی تعداد کے برابر ہے۔ بچوں کو تعلیم دی جائے ایک بار

درود نمبر ۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پڑھ کر کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑھیں اور پھر یہ درود پڑھیں تاکہ تمام رحمتیں انکا نصیب ہوں۔

ان شاء اللہ۔

صلی اللہ علی محمد و اٰلہٖ وسلم

(زادِ راہ)

درود محمدی اور درود طیب بہت مشہور درود ہیں۔ روایت کا ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ (فضائل و برکات درود)

درود نمبر ۵۷

درودِ محمدی

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ اٰل

سیدنا محمد عبدک و رسولک النبی

الامی بعدد انفاس الخلائق

صلوٰۃ دائمۃ بدوام خلق اللہ

درودِ طیب

صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا اَحْمَدَ مُجْتَبیٰ مُحَمَّدَ مُصْطَفیٰ
وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ
وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ
اَجْمَعِیْنَ ؕ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ؕ
"القرآن"

ترجمہ: بے شک اللہ تعالےٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔

باب ۹

ھدیۂ بزرگان

مولانا احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی رح نے اپنی تصنیف خزینہ رحمت میں کچھ درود تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) درود ذیل حصول عرفان اور قلب کو نور علی نور سے منور کرتا ہے۔ درود نمبر ۵۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ، سِرِّ الْاَسْرَارِ، مَھْبَطِ الْوَحْیِ وَالْاَسْرَارِ وَالْاَنْوَارِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار و آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ہمارے سردار حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر، جیسا کہ تو (خود) محبوب رکھتا اور پسند فرماتا ہے۔

اس کے متعلق ارشاد ہے کہ شب معراج میں دیگر عبادات کے ساتھ ۲۰۰ سے ایک ہزار دفعہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال رہتا ہے۔

(۳) ایک اور عطیہ جو حضور پرنور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر التفات کے ساتھ فیضان، علم و حکمت اور جود و کرم کا بھی ضامن ہے۔ درود نمبر ۶۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ، مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(۴) حضرت قبلہ رحمہ نے شب برات کی دیگر عبادات کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔ درود نمبر ۶۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

(۵) مولانا احمد عبد الصمد صاحب نے خزینہ رحمت میں اعمال عاشورہ کے ساتھ یہ درود شریف مرحمت فرمایا ہے: درود نمبر ۶۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ مَرْاٰةِ الذَّاتِ مَعْدِنِ الْمُشَاهَدَاتِ مَخْزَنِ التَّجَلِّيَاتِ مُوْصِلِ الْعِبَادِ اِلٰى رَبِّ الْاَرْبَابِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(۶) ایک اور درود رحمتِ خزینہ سے ماخوذ ہے اور فضیلتوں کا منبع ہے۔

درود نمبر ۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَالْاَوْضَاعِ وَ
صَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ وَصَلِّ
عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی
قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ
مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَۃِ
مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ
مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَنْوَارِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی

الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی خَصْلَةِ مُحَمَّدٍ فِی

الْخِصَالِ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ

وَاَهْلِ بَیْتِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا

اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بِحَقِّ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

درود نمبر ۶۵

(۷) مخدومی و محترمی حضرت حافظ مولوی سید حمایت علی شاہ صاحب قاسمی مدظلہ، نے مجھے ازراہِ کرم ایک خصوصی درود سے نوازا، جو میرے لیے بے شمار برکتوں کا موجب ہوا۔

حامد حسین بلگرامی

اَلْحَمْدُ لِمَنْ تَفَرَّدَ بِالْقِدَمِ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِهِ الْمُحْتَرَمِ الَّذِیْ

جَعَلَهٗ بِاِذْنِهٖ مُتَصَرِّفًا فِی الْكَوْنَیْنِ

فَكَانَ مَحْبُوْبُ رَبِّنَا سَیِّدُ الثَّقَلَیْنِ،

اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیْنَا وَبِعَظَمَةِ اِسْمِهٖ

تَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِيَدِكَ الْفَاضِلَةِ وَرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ وَاِنَّكَ كُنْتَ لِعَبْدِكَ بَصِيْرًا وَّبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرًا

ہدیہ ۲۵ صفر ۱۳۹۲ھ ۱۰ اپریل ۱۹۷۲ء (زادراہ)

انھوں نے اس ہدیہ کے ساتھ یہ تحریر فرمایا:۔

"احد کی احدیت کی طرح ذاتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادیت بھی اپنی جگہ منفرد ہے۔ وہ یکتا، تو یہ بے ہمتا۔ آپ آئینہ حق ہیں اور خاص الخاص کے لیے اس میں قیل وقال محال ہے"۔

مولانا عبدالغفور صاحب نے ۶۴ ویں حج کے بعد یہ ہدیہ عنایت فرمایا (زادراہ)

درود ۶۷

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

بزرگان نے بے بہا اور بیش بہا ہدیہ جات پیش کیے ہیں۔ یہاں کوشش اس بات کی گئی ہے کہ ان ہدیوں کو پیش کیا جائے جن سے درود شریف کے فہم و انتخاب میں پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

درود مستغاث ایک مشہور درود ہے جس کا ہدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ اس درود شریف میں ہر ایک نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ یہ درود حضرت احمد شاہ صاحب بخاری شام پوری کا ہدیہ مبارک ہے جس میں تھوڑی سی تبدیلی ہے تاکہ دوسرے علماء کرام سے اس کی مناسبت ہو جائے۔ درود نمبر ۶۷

درود مستغاث

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِہِ

الْمُصْطَفٰی وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّہِ

الْمُجْتَبٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی اَلْمُسَیَّرِ بِہٖ مِنْ

فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتِ الثَّرٰی اَلْحَمْدُ

لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا بَقِیَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَیْرِ

الورٰی مدحتك یا رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہ

علی النبیّ الامّیّ انت خیار اللّٰہِ المستغاث

الی حضرۃ اللّٰہِ تعالٰی الصلوٰۃ والسلام

علیك یا رسول اللّٰہِ رسول سیّد الکونین

فتّاح فاتح اللّٰہِ المستغاث الی حضرۃ

اللّٰہِ تعالٰی الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول

اللّٰہِ النبیّ المصطفٰی رسول سراج العلمین

محمود مطیّب اللّٰہِ المستغاث الی

حضرۃ اللّٰہِ تعالٰی الصلوٰۃ والسلام

علیك یا رسول اللّٰہِ السیّد المعلّٰی رسول

نبیّ الخافقین قاسم خیر خلق اللّٰہِ المستغاث

الی حضرۃ اللّٰہِ تعالٰی الصلوٰۃ والسلام

علیك یا رسول اللّٰہِ اولٰی من عباد اللّٰہِ

رَسُوْلُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ خَادِمُ طَيِّبِ
اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰے
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
النَّبِیِّ الْمُزَکّٰی رَسُوْلُ تَاجِ الْحَرَمَیْنِ نَاہِ
طَاہِرِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ
تَعَالٰے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ ھَدَانَا رَسُوْلُ جَدِّ الطَّیِّبَیْنِ الْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ دَاعٍ مُّطَہَّرِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَبِیٌّ مُّخْتَارٌ مُّرْتَضٰی
اِمَامُ رَسُوْلٌ مُّقْتَدُ الْاَئِمَّۃِ الْمَهْدِیِّیْنَ
ھَادٍ مُّبِیْنَ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ
اللّٰہِ تَعَالٰے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَدَانَا رَسُوْلٌ مَّھْدِیٌّ مِّنَ

الضَّلٰلَةِ مُهْتَدٍ مُّطِيعُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى

حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبِيْبُنَا رَسُوْلٌ مَّهْدِيُّ

الْاُمَّةِ وَرَسُوْلٌ صَفِيٌّ حُجَّةُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ

اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ مُّحِبُّنَا اَحْمَدُ

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ مَّرْضِيٌّ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ

اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَسُوْلُنَا رَسُوْلٌ

عَلَى الدَّوَامِ نَبِيٌّ طٰهٰ قَائِمٌ حَامِدُ اللّٰهِ

الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى الصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِيْرُنَا

رَسُوْلٌ وَّنَبِيٌّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِرٌ كَلِيْمُ اللّٰهِ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مُعِيْنُنَا رَسُوْلٌ وَالدَّرُّ النَّبِيُّ
الْيَاسِيْنُ اِمَامُ الْاَمِيْنِ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُصَدِّقُنَا رَسُوْلٌ
وَّحَبِيْبُنَا نَبِيٌّ مُّزَمِّلٌ بَيَانٌ رَسُوْلُ
اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ
تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ شَاهِدُنَا رَسُوْلٌ وَّنَبِيٌّ مُّدَّثِّرٌ
قُرْاٰنٌ نُّوْرُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ
اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُذَكِّرُنَا رَسُوْلٌ مُّعَطَّرُ

الرُّوْحِ بَآرَّ جَوَّادُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى

حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُلْطَانَ الْاَنْبِيَاءِ

رَسُوْلٌ صَاحِبِ الْفُرْقَانِ مَكِّيٌّ شَكُوْرُ اللّٰهِ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُ لِلْاَتْقِيَاءِ

رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْكَوْثَرِ مَدَنِيٌّ مُّنِيْرُ

اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سِرَاجُ الْاَوْلِيَاءِ رَسُوْلٌ صَاحِبِ الْمِيْزَانِ

اَبْطَحِيٌّ قَرِيْبُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى

حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بُرْهَانُ الْاَصْفِيَاءِ رَسُوْلٌ

سَيِّدُ الْقَوْمِ عَرَبِيٌّ يَتِيْمُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ

اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَفِيْعُنَا رَسُوْلٌ

مُجَارُ الْمُهْلِ يِّ قُرَيْشِيٌّ شَهِيْدُ اللّٰهِ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَزِيْنَةُ الْاَنْبِيَاءِ رَسُوْلٌ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ

حِجَازِيٌّ نَذِيْرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى

حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خَتَمَ الْاَنْبِيَاءِ

رَسُوْلٌ مَّاحٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
صَادِقًا رَسُوْلٌ مُرْسَلٌ مُتَوَسِّطٌ
رَحِیْمُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل
اللّٰہِ سَیِّدُنَا رَسُوْلٌ مُسْتَغِیْثٌ مُقْتَصِدُ
حَلِیْمُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل
اللّٰہِ اَغِثْنَا یَارَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ اَنْتَ حَقٌّ
مُنِیْبُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل
اللّٰہِ وَاَعْظَنَا رَسُوْلٌ وَّرَسُوْلُہٗ اَلْمُجْتَبٰی
اَوَّلٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ
اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل

اللهِ اَكْرَمُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الشَّرِيْعَةِ

اٰخِرُ عَزِيْزُ اللهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ

اللهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ

اللهِ اَهْلُ التَّقْوٰى رَسُوْلُ صَاحِبُ الطَّرِيْقَةِ

شِفَاءُ فَصِيْحُ اللهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ

اللهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

رَسُوْلَ اللهِ اٰمَنَّا بِكَ اَنْتَ نَبِيُّنَا رَسُوْلُ

صَاحِبُ الْحَقِيْقَةِ مُضَرِيٌّ بَشِيْرُ اللهِ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِمَامُ

الْاُمَمِ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ فَلَكِ

بُرْهَانُ رَحْمَةِ اللهِ اَلْمُسْتَغَاثُ

اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَبِیْرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ
الْجَنَّۃِ ظَاھِرٌ کَرِیْمُ اللّٰہِ ؕ الْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَنَدُ
الْعَاصِیْنَ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّۃِ فَارِقُ
جَھَنَّمَ سُلْطَانٌ تِھَامِیٌّ مُؤْمِنُ اللّٰہِ ؕ
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ فَقِیْھُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الصِّرَاطِ
مُبَلِّغٌ عَاقِبُ اللّٰہِ ؕ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَنْتَ وَلِیُّنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ
بَاطِنٌ خَلِیْلُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
حَضْرَةِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شَھِیْدُ عَوَامِنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ
التَّاجِ مُحَلِّلٌ بِاِذْنِ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ النَّارِ مُخَلِّصُنَا
رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِحْرَابِ حَاشِرٌ نَبِیُّ اللّٰهِ
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلُ
مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ مَحْبُوْبُنَا
رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ خَطِیْبُ رَحْمَةِ
اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
مبشرنا رسول صاحب البیت عامر
کعبۃ اللہ المستغاث الی حضرۃ
اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا
رسول اللہ اکبرنا رسول صاحب المعراج
عالم غنی اللہ المستغاث الی حضرۃ
اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا
رسول اللہ نبی آخر الزمان رسول
صاحب الاجتہاد منتقم مکرم اللہ
المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ وفی الدین
صادقنا رسول صاحب القیٰمۃ ناطق
شفیع اللہ المستغاث الی حضرۃ

اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مُشَفَّعُ الْاُمَّۃِ مُعِیْنُنَا

بِالشَّفَاعَۃِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ النُّبُوَّۃِ

مُحَرَّمٌ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ

اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیَّ الرَّحْمَۃِ سَابِقُنَا

رَسُوْلٌ صَاحِبُ الدَّارَیْنِ حَرِیْصٌ

رَءُوْفُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ

اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سَیِّدُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَاہِ

نَبِیُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ النِّعْمَۃِ هَاشِمِیٌّ

کَرَامَۃِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ

اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

يَا رَسُوْلَ اللهِ مُقَرِّبُنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ
اللهِ تَعَالٰى مِائَةُ اَلْفِ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّ
سَلَامٍ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِهِ
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اَبَا بَكْرِ نِ التَّقِيَّ وَعُمَرَ النَّقِيَّ
وَعُثْمَانَ الزَّكِيِّ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ اَسَدَ
اللهِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ وَ
خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَعَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةَ
الْعُلْيَا وَالْحَسَنَ الرِّضَا وَالْحُسَيْنَ
الشَّهِيْدَ الْمُجْتَبٰى وَشُهَدَاءَ الْكَرْبَلَا
وَالسَّعْدَ وَالسَّعِيْدَ وَالطَّلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ وَّ اَبَا عُبَيْدَةَ
بْنَ الْجَرَّاحِ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرِيْنَ وَ

سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْخُلَفَآءِ
وَالرَّاشِدِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا وَّاغْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمٰتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ
بِرَحْمَتِكَ
يَآ اَرْحَمَ
الرّٰحِمِيْنَ ۝

حضرت شبلیؒ ہر فرض نماز کے بعد ان آیات کی تلاوت کرتے اور اس کے بعد تین بار صلوٰۃ بھیجتے۔ (زادِ راہ)

دعا نمبر ۳ درود نمبر ۶

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ (التوبة :- ۱۲۸ - ۱۲۹) - القرآن -

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ۝

"القرآن"

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

باب ۱۰

درود زیارت

اب چند درود لکھنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے جس کے وِرد سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کا شرف خوش نصیبوں کو حاصل ہوا حضور کی زیارت ہر مومن کو کسی بھی درود پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اخلاص اور محبت شامل ہو۔ بزرگانِ دین نے چند خصوصی درود کو نفع اُمت کے لیے پیش کیے ہیں کہ وہ انشاءاللہ موجب زیارت ہو گا۔ یہ درود شریف یا تو احادیث مبارکہ پر مبنی ہیں یا ان کے وجدان اور تجربہ کا نتیجہ ہیں۔ پہلے بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ وِرد درود میں پاک بدن اور پاک ذہن کا ہونا ایک ضروری امر ہے گو کہ بعض بزرگانِ دین کا خیال ہے کہ درود بغیر وضو پڑھا جا سکتا ہے مگر یہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ پاک بدن و پاک ذہن بغیر وضو کے کیسے ممکن ہے۔ درود زیارت کے لیے یہ ضروری ہے کہ تعین وقت اور تعین عدد ہو۔ تصور حضوری اور سکون قلب ضروری ہے۔ خضوع و خشوع کے ساتھ بعد از نمازِ عشا سب سے بہتر وقت ہے۔

جذب القلوب میں لکھا ہے کہ اگر حسبِ ذیل درود کو ہمیشہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھا جائے ربِ ذوالجلال خواب میں سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف فرمائے گا۔ درود نمبر ۶۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا

تحبُّ وترضٰی لہٗ ط

مواخرالاسلام میں لکھا ہے کہ جمعہ کے روز ہزار بار مندرجہ ذیل درود پڑھے گا تو وہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہو گا۔ یہ عمل پانچ جمعہ جاری رہنا چاہیے :

درود نمبر ۷۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے حوالہ سے حضرت ابوہریرہ کی ایک روایت ہے کہ جمعہ کی رات دو رکعت نماز میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور پندرہ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد ایک ہزار بار درود پڑھے۔ اس درود میں اور مندرجہ بالا درود میں صرف یہ فرق ہے عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد آلِ مُحَمَّدٍ کا اضافہ ہے۔

جامع التفاسیر میں لکھا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام کے سو بار یہ درود پڑھے تو انشاء اللہ تین جمعوں تک شرفِ زیارت ہو گا۔

درود نمبر ۷۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ

اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

مولانا تھانوی رح زاد السعید میں فرماتے ہیں کہ سب سے لذیذ تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلعم کی دولتِ زیارت نصیب

ہوتی ہے۔ مولانا عبدالحئی رح نے بھی اس طریق کار جس کا بیان جامع التفاسیر میں ہے اس سے اتفاق کیا ہے۔ (ترغیب اہل السعادت)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور پھر سلام کے بعد یہ درود پڑھے تو ان شاء اللہ پانچ جمعہ تک زیارت نصیب ہوگی۔ اس درود کے متعلق شیخ عبدالحق صاحب رح نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے:

درود نمبر ۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

حضرت ابوالقاسم بستی رح اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔ جس شخص کی نیت ہو کہ وہ حضور ؐ کی زیارت سے فیض یاب ہو تو وہ یہ درود پڑھے۔ علامہ سخاوی رح نے حضرت بستی رح کے حوالہ سے اس کا ذکر فرمایا ہے:

درود نمبر ۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ ط

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کریگا۔

علامہ سخاوی رح نے قول بدیع میں خود حضور اقدس ؐ کا ایک ارشاد نقل کیا ہے:

حدیث نمبر ۴۲

مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ الخ"

جو شخص رُوحِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی سفارش کروں گا وہ میرے حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اللہ جل شانہٗ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے۔

(فضائل درود شریف ص ۸۷)

چنانچہ یہ درود شریف اس طرح بزرگوں نے تعلیم فرمایا:

درود نمبر ۷۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ ط

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحبؒ کا ایک درود جو زیارت کیلئے خاص الخاص ہے اور احکام یہ ہیں کہ نمازِ عشا کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ (زادِ راہ)

درود نمبر ۷۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ط

حضرت عین القضاۃ رحؒ کا یہ درود پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ جس کے متعلق یہ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے بندہ مشرف بہ زیارت ہو گا: (زادہ راہ)

درود نمبر ۷۶

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ الْکَرِیْمِ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ؕ

شیخ عبدالحق صاحبؒ نے لکھا ہے کہ ستر بار سوتے وقت اس درود کو پڑھنے سے زیارت انشاءاللہ نصیب ہوگی۔

درود نمبر ۲۷

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ
اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ
حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ
شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِكَ اِنْسَانُ عَیْنِ الْوُجُوْدِ
وَالسَّبَبُ فِیْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنُ اَعْیَانِ خَلْقِكَ
الْمُتَقَدِّمُ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ
وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً
تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِهَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

خطیب پر علامہ بجیرمی کے حاشیہ میں ہے کہ اس کا موقع محل شارع علیہ السلام سے جہاں وارد ہے اس کے علاوہ ہے جیسے کہ درود ابراہیمی ہے پس یہ نہ کہا جائے گا کہ اس مقام پر بھی مکروہ ہے۔ (افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)۔

دراصل یہ ضروری ہے کہ صلوٰۃ وسلام ساتھ ساتھ ہی ہو مگر اصل صلوٰۃ یا سلام کسی مجلس میں پڑھ لیا جائے تو کافی ہے اس کے بعد آپ جتنی مرتبہ صرف صلوٰۃ یا سلام پڑھیں۔ وہ مکروہ نہیں ہوتا۔ زیادہ تر درودوں میں صلوٰۃ وسلام ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسلام کس طرح پڑھنا چاہیے۔ صلوٰۃ تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کی جاتی ہے تو زیادہ یہی معمول ہے کہ بیٹھ کر خضوع اور خشوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ گو کہ حضرت احمدؒ کا ارشاد تھا کہ صلوٰۃ کھڑے ہو کر کھلی ہوا میں پڑھا جائے تاکہ ہوا کے جھونکے اسے دُور دُور تک لے جائیں۔ سلام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تو لہٰذا تعظیماً ہم پر لازم ہے کہ سلام کھڑے ہو کر پیش کریں۔ اس بات پر کافی بحث و مباحثہ ہے۔ یہ تو اپنے خیالات پر منحصر ہے کہ سلام کھڑے ہو کر پیش کیا جائے یا بیٹھ کر پیش کیا جائے۔ کچھ دلائل پیش خدمت ہیں کہ سلام کھڑے ہو کر پیش کرنا زیادہ مستحسن ہے۔

(۱) ہمارے معاشرے میں ادب و تعظیم کی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی بڑا آجائے تو اس کا اُٹھ کر استقبال کیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون سی ہستی کو بنی نوع انسان میں زیادہ مرتبہ حاصل ہے؟ کوئی نہیں ہے لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ ہم ادب و تعظیم کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام پیش کریں۔

(۲) اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ انبیاء کے جسمِ اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی۔ یہ اس کے لیے حرام کر دیا گیا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ اطہر بالکل صحیح حالت میں موجود ہے اور حضور کا یہ ارشاد کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کو میں خود سنتا ہوں۔ جب ہمیں یہ سب کچھ معلوم ہے اور اس بات کا فرداً فرداً

ذکر بھی کرتے ہیں تو یہ ہم پر لازم نہیں ہے کہ ہم حتی الامکان تعظیم اور ادب کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہے کہ حضورؐ پر کھڑے ہو کر تعظیماً سلام پیش کریں۔

(۳) جب آپ اپنے بزرگوں کی قبروں پر تشریف لے جاتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی فاتحہ خوانی فرماتے ہیں۔ قرآن خوانی تو بیٹھ کر ہی کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟ وجہ وہی ہے جو مندرجہ بالا بیان کی گئی ہے۔

(۴) جب کوئی معمولی افسر آجاتا ہے تو سب سب تعظیماً کھڑے ہو کے استقبال کرتے ہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بلند و بالا ہستی کے لیے کھڑے ہو کر سلام پیش کرنے میں کیا امر مانع ہے؟

سب سے پہلے وہ سلام پیش کیا جاتا ہے جو معراج کی یادیں لیے ہوئے ہے اور نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ جب آیت مبارکہ کا نزول ہوا تو صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں سلام کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے اور صلوٰۃ کا طریقہ بتائیں۔ وہی سلام پیش خدمت ہے۔

سلام نمبر ۲۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یہ التحیات مختلف تغیر کے ساتھ مختلف احادیث میں آئی ہے مگر سلام کا حصہ ہر ایک میں ایک جیسا ہے۔ ان احادیث کا ذکر اگلے باب میں کیا جائے گا۔ جہاں مولانا تھانوی صاحب کی چہل احادیث پیش کی جائیں گی۔

ایک سلام وہ ہے جو احادیث سے لیا گیا اور مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھنے کے لیے عطا ہوا ہے۔ سلام نمبر ۳

سَلَامٌ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

حضرت ابوہریرہ۔ ترتیب شریف ۱۷۴ص

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی میری قبر کے پاس صلوٰۃ سلام پیش کرے گا تو میں خود اس کو سنوں گا۔ اسی وجہ سے جب روضہ مبارک کے پاس صلوٰۃ وسلام پیش کیا جائے تو ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھا جائے اور دل میں یہ خیال ہو کہ حضور دیکھ بھی رہے ہیں اور سماعت بھی فرما رہے ہیں۔ اسی موقع کے لیے ایک سلام پیش خدمت ہے۔ سلام نمبر ۴

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔

اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ۔

اے اللہ کی سب سے زیادہ برگزیدہ ہستی آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ۔

اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ۔

اے تمام اولاد آدم کے سردار آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ

وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ۔ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ

وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا جَزَاكَ

اللهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدًا

نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّكَ

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ

عِنْدَكَ، اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

سلام نمبر ۵

ایک مختصر سلام جو محفلِ میلاد میں دوسرے سلاموں کے بیچ میں پیش کیا جاتا ہے۔

یَا نَبِیّ سَلَامٌ عَلَیْكَ   یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ   صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْكَ

مولانا حامد حسین بلگرامی کے استادِ محترم کا ایک منتخب سلام پیش کیا جا رہا ہے جو وہ ہمیشہ ربیع الاول کی محفلِ میلاد میں سنتے اور اکثر خود بھی پیش کرتے۔ (زادِ راہ)
بلگرامی صاحب فرماتے ہیں کہ "سلام لبوں پر ہوتا اور موتی کی لڑیاں آنکھوں سے جاری ہوتیں۔ اس سلام کو زیادہ تر حضرت عشقی رہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے:

سلام نمبر ۶

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا نَبِیَّ الْهُدٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

سَیِّدَ الْاَصْفِیَآءِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

أَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلُكَ أَحَدُ
مُجْتَبىٰ مُصْطَفىٰ سَلَامٌ عَلَيْكَ

وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَى الْمَخْلُوْقِ
يَا حَبِيْبَ الْعُلىٰ سَلَامٌ عَلَيْكَ

أَعْظَمُ الْخَلْقِ أَشْرَفُ الشُّرَفَآءِ
أَفْضَلُ الْأَزْكِيَاءِ[3] سَلَامٌ عَلَيْكَ

كُشِفَتْ[4] مِنْكَ ظُلْمَةُ الظَّلْمَاءِ
أَنْتَ بَدْرُ الدُّجىٰ[5] سَلَامٌ عَلَيْكَ

طَلَعَتْ مِنْكَ كَوْكَبُ[6] الْعِرْفَانِ
أَنْتَ شَمْسُ[7] الضُّحىٰ سَلَامٌ عَلَيْكَ

مَهْبَطُ[8] الْوَحْيِ مَنْزِلُ الْقُرْاٰنِ[9]
أَنْتَ نُوْرُ الْهُدىٰ سَلَامٌ عَلَيْكَ

اِنَّكَ مقصدِیْ وملجائی
اِنَّكَ مُدَّعا سلامٌ علیك
مطلبی یاحبیبی لیس سِواك
اَنتَ مطلوبُنا سلامٌ علیك
مقصدِیْ یاحبیبی لَیس سِواك
اَنتَ مقصودُنا سلامٌ علیك
سیّدِی یاحبیبی مولای
لك رُوحِی فِدا سلامٌ علیك
سیّدِی یاحبیبی مولای
لك اَهلِی فِدا سلامٌ علیك
اِشفعِی یاحبیبی یومَ الجزاءِ
اَنتَ شافِعنا سلامٌ علیك

وَصَلوٰۃُ اللہِ عَلَی الْمُصْطَفیٰ

اَفْضَلُ الْاَنْبِیَآءِ[۳] سَلَامٌ عَلَیک

ھٰذَا قَوْلُ غُلَامِکَ عِشْقِیُ

مِنْہُ یَا مُصْطَفیٰ سَلَامٌ عَلَیک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلیٰ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

تمت بالخیر

۱ے شَفِیْعُ الْوَرٰی۔ مخلوق کی شفاعت کرنے والے۔

۲ے سَیِّدُ الْاَصْفِیَاءِ۔ برگزیدگان کے سردار۔

۳ے اَفْضَلُ الْاَزْکِیَاءِ۔ پاک بازوں میں افضل۔

۴ے کُشِفَتْ مِنْکَ ظُلْمَۃُ الظُّلَمَاءِ۔

۵ے بَدْرُ الدُّجیٰ۔ تاریکیوں کو دور کرنے والے روشن ترین، کامل ترین چاند۔

۶۔ كَوْكَبُ الْعِرْفَانِ :۔ معرفت کے روشن ستارے۔

۷۔ شَمْسُ الضُّحٰی :۔ چاشت کے (وقت کے) آفتاب۔

۸۔ مَهْبَطُ الْوَحْیِ :۔ مجسم مقامِ نزولِ وحی۔

۹۔ مُنْزِلُ الْقُرْاٰنِ :۔ نزولِ قرآن کا محلِ محترم۔

۱۰۔ مَقْصَدِیْ وَمَلْجَائِیْ :۔ میرے مقصود اور میری پناہ۔

۱۱۔ لَكَ رُوْحِیْ فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ۔

آپ پر میری روح فدا (اے اللہ کے حبیب) آپ پر سلام

اس سلام کو زیادہ تر حضرت عشقیؒ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

بعض دردمند حضرات درود و سلام کو ملا کر پیش کرتے ہیں۔ گو درود اکبر میں سلام اور صلوٰۃ دونوں ہیں مگر وہ درود دو حصوں میں ہے۔ پہلے حصہ میں سلام ہے اور دوسرے حصہ میں صلوٰۃ ہے۔ یہاں دونوں کو یکجا کیا گیا ہے: صلوٰۃ والسلام نمبر۱

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ نَبِيَّ اللّٰهِ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْٓ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

صلوٰۃ والسلام نمبر۲

ایک اور صلوٰۃ والسلام پیشِ خدمت ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

عِنْدَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ

تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِجِيْرَانِنَا وَلِمَشَائِخِنَا
وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ
النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ایک اور الصلوٰۃ والسلام پیش خدمت ہے جو خصوصی طور پر حاضری کے وقت
پیش کیا جاتا ہے۔ صلوٰۃ والسلام نمبر۳

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ
وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا و
مولٰنا محمّدٍ وّ اٰلِ
سیّدِنا و مولٰنا محمّدٍ
وّ بارِک و سلّم۔

باب ۱۲

صلوٰۃ و سلام کی چہل احادیث

حضرت تھانوی نے زاد السعید میں چالیس احادیث ایک جگہ جمع فرمائی ہیں اور انہی احادیث کو حضرت محمد زکریا صاحبؒ نے اپنی کتاب میں بمعہ ترجمہ شامل فرمایا ہے۔ تھانوی صاحبؒ نے تحریر فرمایا کہ یوں تو مشائخ کرام سے صدہا صیغہ اس کے منقول ہیں دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیث مرفوعہ، حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جن میں سے ۲۵ صلوٰۃ اور ۵ ا سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ ان احادیث شریفہ سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں:

صیغۂ قرآنی

(۱) سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط

ترجمہ:۔ سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر۔

(۲) سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥

ترجمہ:۔ سلام ہو رسولوں پر۔

صِیَغ صلوٰۃ

حدیث اوّل :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ-

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا-

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ-

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ-

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ-

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ
ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

تَحَنَّنْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَ
تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰۤی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

زید فی نشر الطیب بعدہ انک حمید مجید و
لیس ھو زاد السعید وھو الصحیح لانہ اخذہ من
الحصن ولیست فیہ ھذہ الزیادۃ ۱۲

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰۤی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰۤی اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی
وَّلَہٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ
وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ

عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ

وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ

مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی

اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی

اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ

كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ

مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَ

صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

۲۴، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ

بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۲۵، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی اُمّی پر۔

صِيَغُ السَّلَام

۲۶، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۲۷) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(۲۸) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(۲۹) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ
لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(۳۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

(۳۱) اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰةُ
لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۳۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ
اَلطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِیْ وَاهْدِنِیْ ۔

(۳۳) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
الزَّاکِیَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ
شَهِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

(۳۵) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ
لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔

(۳۶) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ
لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔

(۳۷) اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔

(۳۸) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ

عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۳۹) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰاتُ الطَّیِّبَاتُ

لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

بَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

۴۰ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔

یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے بارے میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص اجر دین کے متعلق چالیس احادیث میری اُمت کو پہنچا دے اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ زمرہ علماء میں شمار فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں ان درودوں کے متعلق اوقات مخصوصہ اور مقامات مخصوصہ کے متعلق تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ
فَاَدْرَکَہٗ کَانَ لَہٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ
لَّمْ یُدْرِکْہُ کَانَ لَہٗ کِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ۔

حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں :
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے علم کو ڈھونڈا اور
پالیا اس کے لیے دو حصے ثواب ہے۔ اور اگر اس کو نہ پایا تو
اس کو ثواب کا ایک حصہ ہے۔
(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، الفصل الثالث)

حرفِ آخر

اس کتاب کا اختتام ہوا مگر دراصل راہ نجات کا سفر شروع ہوا۔ صلوٰۃ وسلام بحکمِ الٰہ، تا ابد جاری رہے گا۔ وہ ایک کیمیا ہے جس کے فوائد و فضائل کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ لافانی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو بھڑکتی ہوئی آگ پر ٹھنڈے پانی کا اثر رکھتا ہے۔ امتِ محمدیہ اگر عمر بھر بھی اس کے لیے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے تو پھر بھی اس کی ادائیگی پوری نہیں ہو سکتی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی
حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ۔